

رباعیات

Rubaiyat Collection

By

Nazar Abbas

١٩٩٩



1999 COLLECTION
BILAL ABBAS BY NAZAR ABBAS
 (FOR OUR CHILDREN)

حمد باری تعالیٰ

وہ اگر چاہے تو قطرے کو سندھ کر دے
 چشمہ چشم کے ہر انک کو گوہر کر دے
 اور چاہے تو یتیموں کو چمڑہ کر دے
 وہ گداں کو نوازے فتح شہنشاہ بنیں

بے نیازی تو کسی نے بھی نہ پائی تیری
 سونے والے سے کھاساری خدا آئی تیری

اسے خدا جھوکوہی زیبابے بڑائی تیری
 جانگے والے کو محروم دو عالم رکھا

حاجت روائی کر میری اسے رب دوسرا
 صدقہ نبیؐ کی روح کا بکر رنج سے رہا
 معبود تیرا بندہ ہے آفت میں بستا
 تیرے سوا کس سے کھوں دل کا مدعا
 سامان شتاب کر دے میرے دل کے چین کا
 پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

یار اذق العباد و یاخلاق النجوم یادافع البلاء و یا کاشف الغوم
 بندوں پر تیرا فضل و کرم ہے علی النجوم گردش میں آجھل ہے میرا بخت نجس و شوم
 سامان شتاب کر دے میرے دل کے چین کا
 پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

Bilal

نعت رسول کریم
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
کی محمد سے وفا تو نے توبہ تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

•••••

سرے لے کر پاؤں بک تنویر ہی تنویر ہے جیسے منہ سے بولتا قرآن وہ تقریر ہے
سوچتی ہے دل میں دنیا مصطفیٰ کو دیکھ کر دھ صور کیسا ہو گا جس کی یہ تصویر ہے

فرشتہ در پ بعد احترام آتا ہے خدا کے بعد تمارا ہی نام آتا ہے
تمارے گے تمیں کیا لکیم سے نسبت کیم ہوں گے تمیں کیا لکیم سے نسبت

تصور آپ کا اے رحمۃ اللعالمین آیا تو میسان رحمت کو بھی بخشش کا لیقیں آیا
مدینے کی گدائی پر میں قربان اس کو کر دوں گا اگر ملک سلیمان بھی میرے زیر نگیں آیا

یہ مانا حسن یوسف زمانے سے سوا ٹھہرے محمد کے مقابل میں کوئی کیسے بھلا ٹھہرے
لقاء حضرت یوسف کا کیسا ختنی مرسل سے وہ محظوظ ذلیج تھے یہ محظوظ خدا ٹھہرے

میرے سر کارنے خالق سے جو پایا پایا عرش والوں کو بھی ایسا کوئی پایا نہ ملا
لطف ایسا تھا کہ دنیا رہی زیراء سایہ وہ لطافت تھی کہ ڈھونڈنے سے بھی سایہ نہ ملا

•••••

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تھی تو ہو ہم جس میں لب رہے ہیں وہ تمنا تھی تو ہو
جلتے ہیں جبراہیل کے پر جس مقام پر اس کی حقیقتوں کے شناسا تھی تو ہو
دنیا میں رحمت دو جہاں اور کون ہے
جس کی نہیں مثال وہ تمنا تھی تو ہو

طالب زر کو زر و لعل و گوہر دیتے ہیں جیب و دامن گل امید سے بھر دیتے ہیں
آل اطہر کا تو اے نوری ہے دستور ادھر اللہ سے لیتے ہیں ادھر دیتے ہیں

محمد کے گفشن کی زہراؓ کی ہے جو آغوش عصمت میں پھولی پھلی ہے
حسینؑ و حسنؑ ہیں بمار نبوت ششم گل باغ جنت علیؑ ہے

باغ جنت پر خدا نے ازلی لکھا ہے ڈالی ڈالی پر علیؑ اور ولیؑ لکھا ہے
سرخ پتوں پر حسنؑ اور کلپی پر زہراؓ

پوچھو رسول پاکؑ سے تو قیر میکدہ کی حضرت خلیلؑ نے تمیز میکدہ
دست خدا سے پھر ہوئی تفسیر میکدہ ساقی علیؑ ہیں شاہر رسولؑ میر میکدہ
چودہ طبق میں بس یہی میمانہ ایک ہے
چودہ پلانے والے ہیں یہی میمانہ ایک ہے

طلب نمازوں میں دن رات جس کی کرتے ہو وہ سید ہی راہ در ربع پنجن سے ملتی ہے
کبھی رسولؑ سے ملتی ہے فاطمہؑ سے کبھی کبھی کسی کو در بولا حسنؑ سے ملتی ہے
حسنؑ حسنؑ سے اور بعد کے زمانے میں ولیؑ عصر امام زمانؑ سے ملتی ہے
خدا بھی جب نہیں دینا حسنؑ دیتے ہیں یہ بات بزم رسولؑ زمان سے ملتی ہے
مجاہدین قیام و قعود کو جعفر
متاع ہوش حسنؑ و حسنؑ سے ملتی ہے

ایک بار درود جو نبیؐ پر بھیجے حسنؑ و بتولؑ و علیؑ پر بھیجے
ادنیؑ ہو بشیرہ پاوے رتبہ اعلیٰ دس بار درود حق اسی پر بھیجے

بعد احمدؑ ہیں علیؑ و فاطمہؑ، پھر میں حسنؑ و حسنؑ
اور ان کے بعد سیدؑ سجادہ کا نام آتا ہے
باقرؑ و جعفرؑ و کاظمؑ ہوں رضاؑ ہوں کہ تقیؑ
ایک کے بعد یوں ہی ایک امام آتا ہے
سلسلہ نور نقیؑ سے حسن عسکریؑ تک پہنچا
اور پھر جدت قائمؑ کا مقام آتا ہے
صاحب الامرؑ سے دنیا کبھی خالی نہ رہی
ان کے پاس آج بھی خالق کا کلام آتا ہے

کبھی نہ پھیلا کسی کے آگے ہمارا دست قلندرانہ
 ہم ان کے در کے گدا ہیں جن کو خدا نے سونپا ہے دانہ دانہ
 محمد مصطفیٰ کی سیرت ، علیؑ کا انداز عارفانہ
 بتولؑ کا صدق خلق و عصمت حسنؑ کا ایشار مخلصانہ
 جہاد شیرؑ ، عزم زینؑ ، وفاتے عباسؑ ، صبر عابدؑ ، عروج ہے کاظمانہؑ
 رضاؑ کی صولات ، نقیؑ کی حکمت ، نقیؑ کا عرفان ، حسنؑ کی عزت
 یہ ساری باتیں ہوں جن میں پھر ان کی عظمت کا کیا ٹھکانہ

اگر اے مردِ مومن فکر ہے کچھ روزِ محشر کی
 تو چاہت کر پیغمبرؐ کی وصیؑ کی ابن حیدرؑ کی
 دلِ ظلمت زدہ کو نور سے پر نور کرتی ہے
 عقیدت ۵ کی ، ۱۲ کی ، ۱۳ کی ، ۲۴ کی

•••••

حاصل ہے اُماںِ حنفیوں سے ہو جائے
 دنیا کے ختم ریجھ سے ہو جوں ہو جائے
 روزِ صلیٰ علیٰ عجلیٰ پر گزِ حسین
 ناریں کھلی ہیں اُجھے لوگوں کو لوزی ہو جائے

نذرانہ امیر المومنین[ؑ] (رباعیات)

خلوص دل سے علیؑ کا جو نام لیتا ہے وہی تولدت عمرِ دوام لیتا ہے
علیؑ کا نام ہے وجہ سکون، قلب و جگر علیؑ کا نام تو گرتوں کو تحام لیتا ہے

بلغ کا تاج سرپہ ہے امت کا شاہ ہے
بیعت علیؑ کی سب نے کی بخاگوہا ہے

سلمانؓ سے پوچھئے نہ ابو زرؓ سے پوچھئے کعبہ میں جو کھلا تھا نہ اس در سے پوچھئے
گستی میں خود رسولؓ سے بعد ان کے عرش پر رتبہ علیؑ کا خالق اکبر سے پوچھئے

خیر میں ہے یہ دھوم کہ جرار آیا افواجِ محمدؐ کا علمدار آیا
فی النار ہوا کفر تو کافر فرار میدان میں جب حیدرؐ کرار آیا

اے دوست چھوڑ دشمن، آں عبا کا ہاتھ وہ ہاتھ جو ہے مکرو فریب و ریاء کا ہاتھ
آئیں بتاؤں ڈھونڈنے والے بغور سن مشکل کشا کا ہاتھ

میں کیا بتاؤں علیؑ کو کہ حرد کردیکھا جدھر جدھر بھی نظر کی ادھر ادھر دیکھا
زمیں پر یہ علیؑ عرش پر علیؑ لعظمیم

تجھ کو ملار رسول کا بستر جو یا علیؑ تیری حیات مل گئی حق کی حیات میں
جرت کی شب تھی طالعِ اسلام کی حر دین، خدا کے پھر گئے دن ایک رات میں

نبوت ان کی امامت ان کی ازل کے دن سے ملی جلی ہے
بنی نہ ایسا ہوانہ ہوگا نہ ایسا پایاد صیؑ کسی نے

۱ داماد رسول کی شہادت ہے آج
اس ماہ میں آقا کو تمہارے مارا
۲ اے مومن لازم ہے تمیں شورو شین ماه رمضان میں ہوئی بنت زہرا بے چین
اس ماہ میں بے پدر ہوئے ہیں حسینؑ جنت میں ترپتے ہیں رسول انقلینؑ

بیٹھا ہے مشکلات کے رستے پہار کے او بد نصیب دیکھ علیؑ کو پکار کے
ہے بستر رسولؓ پر حیدرؐ یہ کب کھلا انگڑائی جب کہی شب بحرت گزار کے
مرحباً کا قتل بھی کوئی خیر میں قتل تھا پھینکا تھا ذوق الفقر کا صدقہ اتار کے
خیر کے درنے کھل کے اشارہ یہ کر دیا مظہری ہیں قوت پروردگار کے

تاریخ خونِ شاہ چھپائے تو کس طرح
لیلی کے دل کو دیکھ رہے ہیں شہ زمین اکبرؑ کو رن میں بھیجا ہے گیو سنوار کے
اصغرؑ جگر کو تھام کے روئی ہے فوج شام تم تیر کھا کے آئے ہو یا تیر مار کے

اکبر تمہارا باغ جوانی اجزگیا لیلی نے چار دن بھی نہ دیکھے بہار کے
روباہ جنگ عونؑ و محمدؑ یہ کہتے تھے یہ شیر جانے چھوٹ گئے کس پھار سے
تاریکیاں یہ شام غرباں کی اے قمر
تارے بھی چھپ گئے فلک عنک مدار کے

علیؑ نے کر دیا ثابت کہ حیدرؑ ایسے ہوتے ہیں بہادر ایسے ہوتے ہیں دلاور ایسے ہوتے ہیں
وہی عادت وہی جرم ات وہی قدرت وہی حکمت پیغمبر کے وصی بعد از پیغمبر ایسے ہوتے ہیں

وہ کون دوش نبی پر دیکھو قدم رکھے مسکرا رہا ہے
ابھر کے محررسوں بولی علیؑ علیؑ ہے علیؑ علیؑ ہے

کون نین پر روش ہے کمالؑ حیدرؑ
ہے کون شجاعت میں مثالؑ حیدرؑ
اک انگلی سے چاہیں تو الٹ دین کون نین
خالق ک اجلال ہے جلالؑ حیدرؑ

ذکر علیؑ ہر ذکر سے اعلیؑ دیکھا اسی بول کو ہر بول سے بالا دیکھا
ہم نے تو اسی ذکر سے اے نور سو بار اندھیرے میں اجالا دیکھا

جو علیؑ کا غلام ہو جائے خلد اس کا مقام ہو جائے یا علیؑ یا علیؑ ہی کرتے رہو
اے خدا انکے ذکر کے صدقے زندگی کو دوام ہو جائے جو بھی حیدرؑ کے نام پر ہوندا
ذرہ خور شید کی طرح پچکے ان کا جب فیض عام ہو جائے اے خدا ان کے ذکر کے صدقے زندگی کو دوام ہو جائے

علیؑ سے پیار کرتے ہیں تیرا احسان ہے مولا
ہمارے پاس بخشش کا یہی سامان ہے مولا
در۔ شاہ نجف کو چھوڑ دیں جنت کے بد لئیں
یہ سودا ہم نہیں کرتے ہمیں نقصان ہے مولا

علیؑ کا مد مقابل کمال سے لاوگے
رسولؑ عالم انسان میں سب سے افضل ہیں خدا ہے اگر لامکاں سے لاوگے
سو دو کے نہیں تیرا کوئی بستر
وہ پست ہو گا جسے درمیاں سے لاوگے

ساقی اہاوش مدد خیر لا
مومن کو جو بنا تی ہے روشن ضمیر لا
هم کو نہ مختسب شیخ جی کا ذر
ہم پینے والے ہیں اسے مجید میں پیٹھ کر
پیڑی اچھالیں شیخ کی ڈالے جو بد نظر
واعظ کی روک تھام کا ہم پر نہیں اثر
دیرینہ ایک رسم بجالا رہے ہیں ہم روز ازال سے پیتے چلے آرہے ہیں ہم

یا علیٰ مظہر آیات تجھے جان گئے
حد سے جو گزرے نصیری تو خدا مان گئے
لاکھ ڈالے تیری تصویر پر تھرے پردے
پھر بھی پچانے والے تجھے پچان گئے

زندگی بھر کی تکمیل چھین لی سب تمہاری خود نمائی چھین لی قابل صد حیف ہے اے بتو ایک بندے نے خدائی چھین لی

مصطفیٰ لرنگ سٹی ہیں اور حیدر گیٹ ہیں اس سے والبستہ پیام کبریا کافیت ہے
لب پر ہونام علیٰ اور دل میں بعض پختن
وہ اور تکبیل ہو نہیں سکتا ڈولپیکیٹ ہے

شah مردان شیریز داں قوت پروردگار لافتی الا علیٰ لاسیف الاذوالغفار
اسلح کے ساتھ ایک لائنس چاہیئے کیا ملا کسکو ملایہ سب ہواں سے آشکار
آئی قدرت کی صدالائنس پڑھو جبراں
لافتی الا علیٰ لاسیف الا ذوالغفار

کشتی عدین کی پتوار سنبھالی جائے بت پرستی سے مخلوق بچالی جائے
آؤ کعبے میں ہوا حکم علیٰ کی ماں کو یہ نہیں مادرے عیسیٰ کہ نکالی جائے

بھر بھر کے جام الفت حیدر پیا کرو مشکل پڑے تو نام علیٰ کالیا کرو
گر چاہتے ہو خلد میں او نچا ملے مقام زہرا کے دشمنوں پر تبرا کیا کرو

معراج عبادت کی طرف بڑھتا ہوں جریل کے ساتھ عرش پر چڑھتا ہوں
پاتا ہوں بھی کی ہم زبانی کا شرف جس وقت کہ میں ناد علیٰ بڑھتا ہوں

بندہ کوئی اسرار خدا کیا جانے طاعت واجب ہے دل سے اتنا جانے اللہ و محمد و علیٰ ہیں مولا مولا مولا کا فرق مولا جانے

پہلے یہ مان لے کہ ہیں مشکل کشا علیٰ
پھر دیکھو تیرے واسطے کرتے ہیں کیا علیٰ
ہماری تو مل جاتی ہیں ساری مصیحتیں جب ہم کبھی خلوص سے کہتے ہیں یا علیٰ

چلتا ہے کہاں افلک پر سر میں ایسا
کہاں ہو گا ولایت کی انگوٹھی میں نگیں ایسا
بڑی مشکل سے پایا ہے نبی نے جانشیں ایسا
خدا محفوظ رکھے چشم بد سے حسن حیدرؑ کو

اور بعد نبیؐ سب سے ہیں بہتر حیدرؑ	ہے افرادیں تاج سکندر حیدرؑ
جاری ہو میری زبان پر حیدرؑ حیدرؑ	ہے تجھ سے دعائی اے رب غفور

رک گیا کیوں رواد او صاف جلی کتے ہوئے کیوں تجھ کتابے ولی کو تو ولی کتے ہوئے
جب اسے مولائے کل تسلیم کرتا ہے تو پھر موت کیوں آتی ہے تجھ کو یا علیؑ کتے ہوئے

زبان پر اصل حقیقت کا اعتراف نہیں	ذرا بھی دیدہ و دول کا غبار صاف نہیں
بدن پر جامہ احرام دل میں بغرض علیؑ	تیرے نصیب کا چکر ہے یہ طوف نہیں

علیؑ سے اگر لوگانی نہیں تیرے حق میں ناصح بھلانی نہیں علیؑ کی محبت نبیؐ کی محبت علیؑ اور نبیؐ میں جدا نی نہیں

چوم اٹھے کون و مکان کس کی یہ انگڑائی ہے کون آیا جو محبت کی فضا چھائی ہے
کل تک یہ بھی تھا خاموش محمدؐ کی طرح آج کجھے کے بھی ہونشوں پر نہیں آتی ہے

قدم قدم پر علیؑ کو پکارنے والے	وہ کب ہیں گردش دوران سے ہارنے والے
نبیؐ کے دین کی قسم سنوارنے والے	ہماری سمت بھی ہو جائے اک نگاہ کرم

جو بھی مشکل کشا سے جلتا ہے اسکا مشکل سے دم نکلتا ہے رات بھر جا گے کل علم کئے آج چھوٹے سے دم نکلتا ہے

واحد ہے جو عبد نیک نام اس کا ہوں	یکتا ہے جو مدارح مدام اس کا ہوں
قبر کا جو مولا ہے غلام اس کا ہوں	پوچھیں گے نکیرین تو کہہ دون گا انہیں

کریں گے جب کہ نکیرین آکے مجھ سے کلام	کہ کون رب ہے تیرا کون نبی و امام
کھونگا رب ہے میرا ذوالجلال والا کرام	محمدؐ عربی ہے میرے نبیؐ کا نام
علیؑ امام من است ومن غلام علیؑ	
ہزار جان گرائی قدارے نام علیؑ	

جور تباہ احمدؐ کے وصی کا دیکھا ہم نے نہیں یہ رتبہ کسی کا دیکھا کھتے ہیں نبیؐ جب ہوئی معراج مجھے پہنچا جو وہاں ہاتھ علیؑ کا دیکھا

ہم میں حیدرؑ کے پرستار بتا دو انکو جس سے بھن جائے لکھجہ وہ سزا دواں کو
گر منافق کو اٹھانا ہے بھی محفل سے مدحت حیدرؑ کرار سنا دو ان کو

کسی کو نگہ پاک باز دتنا ہے کسی کون یعنی عمر دراز دتنا ہے
بلور خاص مگر جس پر میراں ہو خدا علیؑ کے عشق سے اس کو نواز دتنا ہے

زبان سے نام شہزاد الفقار لیتا ہوں نبیؑ کا اسم حسین بار بار لیتا ہوں
کسی بلا کا ہو جیسے ہی سامنا افسر میں اپنے مولا کو فوراً پکار لیتا ہوں

درجناب پر بھی حکم امام چلتا ہے ان ہی کے فیض سے سارا نظام چلتا ہے
وہ لکھ کے دیں گے توجنت میں داخلہ ہوگا وہاں بھی ان کی سفارش سے کام چلتا ہے

شہ باغ دولت و شروت کی سیر مانگتا ہوں نہ مملکت کوئی مانتد غیر مانگتا ہوں
شہ نجف میں تیری بارگاہ عالیؑ سے لب اپنے حسن عقیدت کی خیر مانگتا ہوں

نہ تخت رکھتے ہیں کوئی نہ تاج رکھتے ہیں وقار حق کی مگر پھر بھی لاج رکھتے ہیں
جو خسروان جہاں کو نصیب ہونے سکا قلندر ان علیؑ وہ مزاج رکھتے ہیں

فضائے گلش جنت کی سیر چاہتا ہے اور احترام علیؑ کے بغیر چاہتا ہے
علان کر لے کچھ اپنی شرپندی کا بروز حشر اگر اپنی خیر چاہتا ہے

دست نبیؑ و شیر خدا یا علیؑ مدد انسانیت کے رہنمایا علیؑ مدد ہم نے کہا تو مورد الزام ہو گئے خیر میں خود نبیؑ نے کہا یا علیؑ مدد

دل کو جان چمن پر وار کے دیکھ پھر سے آئیں گے دن بھار کے دیکھ دور ہو دیں گی مشکلیں ساری پھر علیؑ کو ذرا پکار کے دیکھ

حالت عجب تھی خانہ رب العالمین کی یعنی کہ پھل نہ لائی تھی محنت خلیل کی حاجت نہیں یہاں کسی لمبی دلیل کی آمد ہوئی خداونبیؑ کے وکیل کی آئے علیؑ تو کعبہ کی قسمت پلٹ گئی ایسا نوٹی سے پھولوا کہ دیوار پھٹ گئی

جس کو اللہ بنائے وہ ولی بنتا ہے مظہران خدا شیر جلی بنتا ہے
بکھرے ہوئے اوصاف نبیوں کے تمام بکھر کئے جائیں تو علیؑ بنتا ہے

نبیؐ آئے ولی آئے کوئی من کے وصی آئے
خدا کے نیک بندے جس قدر آئے سمجھی آئے
خدا نے لمبیل کے گھر سے آئے تو علیؐ آئے
مگر ہر آنے والا اپنے اپنے گھر سے آیا ہے

معراج میں گر حیدر کرارؓ کی ذات نہ ہوتی
طالب سے کسمی مطلوب کی بات نہ ہوتی
خالق کی زبان بنتے نہ گر حیدر کرارؓ
ہو جاتی ملاقات گر بات نہ ہوتی

قدرت کا جو کتاب ہے علیؐ شیر خدا ہے
روشن ہے زمانے پر علیؐ دست خدا ہے
حق سے نہ یہ جدا ہے نہ حق اس سے جدا ہے
دونوں جہاں میں یہی محشر کار ہے

خورشید سر شام کمال جاتا ہے
روشن ہے دیر پر جہاں جاتا ہے
مغرب ہی کی جانب ہے قبر حیدرؓ
یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

سرور میں شر علم علیؐ اس کا باب ہے
حیدرؓ فضیلتوں کی مکمل کتاب ہے
قیصر جس انجمن میں ہو علیؐ کا تذکرہ
اس انجمن میں سانس بھی لینا ثواب ہے

تخیل سے بھی بڑھ کر ہے بڑائی میرے کی
میاں محتاج ہے ساری خدائی میرے مولا کی
وہاں پر بھی نظر آئی کلامی میرے مولا کی
جہاں سے رزق بندوں کو خدا تقسیم کرتا ہے

قطرے کو علیؐ چاہیں تو دریا کر دیں
ادنے پر کریں صرتو اعلیؐ کر دیں
نسخہ کیسا مزاج کھتے ہیں کے
بیمار کو چاہیں تو مسیحا کر دیں

نور حق شان خدا وج خدا عن خدا
یا علیؐ تم ہی بتا دو کہ تمیں کیا سمجھوں

تم تھے موجود خدائی میں ازل سے پہلے
ہاتھ درکار تھا صنایعِ قدرت کے لئے
اپنے اوصاف سے وحدت نے سنوارا تم کو
ایک مظہر کی ضرورت جو تھی وحدت کے لئے
راز کیا ہے سمجھ میں نہیں آتا کچھ بھی
یا علیؐ تم ہی بتا دو کہ تمیں کیا سمجھوں

ذاتِ واحد سے ہے مانوذ تمہاری بستی
خالق و مالک کو نین کا نشا ہو تم
ان کا ہر حکم ہوا دہر میں صادر تم سے
تم کو بندہ میں کھوں یا کہہ دوں تم ہی کو میں خدا
مظہر کن فیکوں پر دعے راز وحدت

یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمیں کیا سمجھوں

تم ہی غربت میں ہوئے حضرت آدمؑ کے کفیل
حضرت نوحؑ کی کشتی کو بچایا تم نے
تم نے آتش کو بر اصیمؑ پر گلزار کیا
موت کے پنجے سے یونسؑ کو چھڑایا تم نے
ابیاءؑ کہتے ہیں کچھ کہتی ہے مخلوق کچھ اور
ناخداد کہتا ہے کوئی کوئی کہتا ہے خدا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمیں کیا سمجھوں

تم ہی اعلان نبوت کی تھے شرط اول
تم سے تھا احمدؑ مرسل کی نبوت کا بھرم
دوش سدر اپر قدم رکھے محمدؑ نے مگر
تم وہ ہو جس نے رکھے دوش محمدؑ پر قدم
علم کہتا ہے نبوت پر نہیں تم فائز
عقل کہتی ہے نبوت سے ہو درجہ میں سوا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمیں کیا سمجھوں

تم وہ ہو جس کے اشارے کا ہے تابع خور شید
در پر واللہ تمہارے ہی ستارا اترا
وہ تمہارا ہی تو ہے نفس کے جس کی خاطر
اپنی مرضی کو بھی خالق نے تمیں سونپ دیا
سوچتا ہوں کہ خدائی میں رہا کیا باقی
تم ہی مرضی ہو خدا کی تم ہی ہو نفس خدا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمیں کیا سمجھوں

عبد ہو کر بھی ہو تم مظہر ذات باری
ہوئے واجب کام جس پر وہ امکان ہو تم
ابیاءؑ سارے ہیں تمیل مشیت کے لئے
حق ہے شاحد کہ مشیت کا تو امران ہو تم
جانے کیا ربط ہے دراصل خدا سے تم کو
آج تک گھر میں خدا کے کوئی پیدا نہ ہوا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمیں کیا سمجھوں

تم ہو صناعی خلاق دو عالم کا غور
ناخدائی پر تمہاری ہے خدائی کو بھی ناز
نازش لجہ قرآن ہے تمہارا لجہ
حق کی آواز ہے واللہ تمہاری آواز
کہتے ہیں احمد مختارؑ کہ معراج کی شب
عرش کے پردے سے آتی تھی تمہاری ہی صدا
یا علیؑ تم ہی بتادو کہ تمیں کیا سمجھوں

زندگی بھر کی کمائی چھین لی سب تمہاری خود نمائی چھین لی
قابل صد حیف ہے یہ اے بتو ایک بندے نے خدائی چھین لی

۱۔ یا علیؑ مظہر آیات تجھے جان گے حد سے جو گزرے نصیری تو خدامان گئے
لاکھ ڈالے تیری تصویر پر تھرے پردے پھر بھی پچانے والے تجھے پچان گئے

خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں پانچوں تن
محمدؑ ، علیؑ ، فاطمہؑ ، حسینؑ ، حسنؑ

نور حیدر^ء کو یہاں نور جلی کھنے لگے
جو ولارکھتے تھے وہ بھی حق کا ولی کھنے لگے
کہہ رہے تھے جو بذعت ان پر حیرت ہے ہمیں
مشکلوں میں پڑ کے وہ بھی یا علی^ء کھنے لگے

ساقی دعا ہوش ماءِ خم^ء خدیر لا^ء
پی کر جسے جواں ہو ہر مردو پیر لا^ء
مومن کو جو بناتی ہے روشن ضمیر لا^ء
جس کو کہیں ولائے جتاب امیر لا^ء
ہم کو نہ مختسب نہ شیخ بی کا ذر^ء ہم پینے والے میں اسے مسجد میں بیٹھ کر
پکڑی اچھالیں شیخ کی ڈالے جو بذ نظر واعظ کی روک تھام کا ہم پر نہیں اثر
دیرینہ ایک رسم بجالار ہے ہیں ہم
روزانہ سے پیتے چلے آرہے ہیں ہم

ازل میں مانگنے والے بھی تھے اور دینے والا بھی^ء
کسی نے مال و زر مانگا کسی نے کیا لے لی^ء
میرا مقسوم سوچا ہی کیا مانگوں تو کیا مانگوں^ء
عقیدت نے بڑھا کر ہاتھ خاک کر بلا لے لی^ء

خرد کے باع کی چن لی گلی گلی میں نے^ء
بجا یادِ دین کا ڈنگا گلی گلی میں نے^ء
قدم قدم پر پکارا علی^ء علی^ء میں نے^ء
سنن زمانے کی باتیں بری بھلی میں نے^ء
نہ چھوڑا ہاتھ سے پر دامن علی^ء میں نے^ء
ہر اک سوال کا لب پر میرے جواب رہا^ء
میں امتحان محبت میں کامیاب رہا^ء

رباعیات علیؑ ابن ابی طالبؓ

جنت کی جستجو میں کہاں چل دیئے حضور
جنت کا راستہ تو علیؑ کی لگی سے ہے

★ ★ ★ ★

سچ: علیؑ کو فتح بدر و حسین کہتے ہیں حسنؑ کو نور شدہ مشرقین کہتے ہیں
وفا کی منزل آخر کا نام ہے عباسؑ مکالمہ صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

★ ★ ★ ★

جب انسان کو جکڑ لیتی ہیں ناکاہی کی زنجیریں نہ دولت کام آتی ہے نہ کام آتی ہیں تدبیریں
اگر ایسی گھری آئے تو گھبرا نا نہیں خاکی علیؑ کا نام یعنی سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

● ● ● ●

دل سے پکارئے تو ابھی ہو علاجِ عدل ہر درد لا دوا کی دوا ہے علیؑ علیؑ

● ● ● ●

حبلہ حیدرؑ میں باغِ خلد ملا اور ہوادل بھی باغِ باغِ الگ
بغضِ حیدرؑ میں دوزخی بھی ہوئے
اور مل گیا نسل کا سراغِ الگ

★ ★ ★ ★

جومدحت حیدر کو بیکار کہتے ہیں ہم ایسے داغوں کو بیکار کہتے ہیں
قائمؑ ۱۰ ستمبر ۱۹۹۶ء

حسینؑ علیہم السلام

بکلم حق کیس پر صلح کر لیتے ہیں دشمن سے کہیں پر جنگ خاموشی جواب جنگ ہوتی ہے
زمانیہ سبق لے فاطمہؓ کے دل کے نکڑوں سے کہاں پر صلح ہوتی ہے کہاں پر جنگ ہوتی ہے

★ ★ ★ ★

دین پر حسینؑ سے قرباں کہاں ملتے ہیں دین ملتے ہیں نگہبان کہاں ملتے ہیں
یہ محمدؐ تھے کہ حسینؑ سے بیٹھے پائے سب کو دنیا میں دل و جان کہاں ملتے ہیں
کیوں نہ کاندھے پر نواسوں کو بھالیں مرسلؐ^۱
سب کو منہ بولتے قرآن کہاں ملتے ہیں

سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کیلئے شرعاً کا نذرانہ
 دارث بنیٰ کے علم کی تہماں توں تھیں پر وہ نہیں نہ ہوتیں تو یہ بھی رسول تھیں
 حلق سرور پر جو ششیر چلانی ہوگی خلدے فاطمہ زہرا نکل آئی ہوگی
 رن کو سرور جو چلے آئی یہ زہراؓ کی صدا آج ضائع میری محنت کی کھانی ہوگی
 مرکز ہر ایک حسناء خفی و جلی کا ہے باع جمال تین ساری مکاں گلی کا ہے
 کتنی بلند مرتبہ زوجہ علیؑ کی ہے خود سیدہ ہے باپ بنیٰ اور پسر امام
 کیوں یہ عمل حضورؐ کو اتنا پسند ہے ناکام اس میں فکر بشری کندہ ہے
 کی عمر بھر حضور نے تعظیم فاطمہ بیٹی کا گویا باپ سے رتبہ بلند ہے
 جس قدر اسلام پر احسان ہے شیرؓ کا اس میں حصہ ہے مساوی زینبؓ و لکیر کا
 تربیت کام کی دونوں میں برابر ہے اثر کربلا ہے کارنامہ فاطمہؓ کے شیر کا
 کھنے میں جس کو شافع مکروہ فاطمہؓ ہے جو حسنؓ و حسنؓ کی مادر وہ فاطمہؓ
 بیٹی کی جس کے آہ کٹا سروہ فاطمہؓ آئیں گی روز حشر شفاعت کے واسطے
 کیا کیا مصیحتیں سی امت کے واسطے

جب رسا
 حملہ کر جو گھر سکلا نہ ہو
 کوئی کوئی مرکز تطہیر دہرا نہ ہو
 آکر جو چاہیکا جنازہ کر جائے کوئی کوئی
 شریعت کو تو دنایا کووار ام کر جائے
 (س) افضل

گھر فاطمہ زہرا کا مجہب شان کا گھر ہے یہ وحی کی منزل ہے یہ قرآن کا گھر ہے
 اسلام کے ماحول میں ایمان کا گھر ہے مومن کی منافق کی یہ پچان کا گھر ہے
 کچھ لوگ مرے جاتے ہیں اس رنج و محنت میں
 اس گھر کا جو دروازہ ہے مسجد کے صحن میں
 اللہ نے اس گھر کو نبوت سے نوازا دنیا میں اسے دین شریعت سے نوازا
 عصمت سے اامت سے ولایت سے نوازا ہر فرد کو قرآن کی آیت سے نوازا
 سانچے میں مشیت کے یہ افراد دھلے میں سب چاروں تطہیر کے سائے میں پلے ہیں
 یہ عزم کے فولاد اسی گھر میں ملیں گے جبریل کے استاد اسی گھر میں ملیں گے
 اس سطح کے افراد اسی گھر میں ملیں گے خلوق کی بیس آخری سرحد نظر آیا
 جس فرد کو دیکھا وہ محمدؐ نظر آیا
 ممکن نہیں امت کا قیاس آلہ بنیٰ پر یہ لوگ الگ لوگ ہیں یہ گھر ہے الگ گھر
 اس گھر کے تو بے بھی بدل دیتے ہیں اکثر انسانوں کی تقدیر فرشتوں کے مقدر
 راہب کو کئی لال اسی گھر سے ملے ہیں
 فطرس کو پر دبال اسی گھر سے ملے ہیں

مند نشین بزم طہارت ہے فاطمہ[ؑ] درء تیسم تاج و شفاعت ہے فاطمہ[ؑ]
 نفس و نفسیں جسم رسالت ہے فاطمہ[ؑ] اصل و اصول نخل اامت ہے فاطمہ[ؑ]
 شوہر خلیل عصر تو بیٹے ذبح ہیں
 مریم کا ایک آپ کے گیارہ مسیح ہیں
 مریم بھی اس سے کم ہیں مسیح اسے پوچھ لو آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہ سے پوچھ لو
 اپنوں کا کیا ہے تذکرہ اعداء سے پوچھ لو جاؤ مبائلے میں نصاری سے پوچھ لو
 زہراؓ کی عورتیں ہیں نہ حیدرؓ سے مرد ہیں
 ختم الرسلؓ کے بعد یہ زوجین فرد ہیں

نبیؐ کی بیٹی علیؑ کی زوجہ، خدا کا ناطق کلام تو ہے بجز محمدؐ تمام نبیوں میں وہ بلند مقام ہے
 جو تم نہ ہوتیں بتائے سکتا کوئی مسائل کبھی نساء کو تمام دنیا کی عورتوں میں رسول تو ہے امام تو ہے

تو ہے ایمان کا شرف تو لا الہ کا راز ہے ۳
 دہریں تیری خطابت کا نیا انداز ہے
 تو ہے وہ پردہ نشیں جس پر خدا کو نماز ہے
 تیرا ایک خطبہ بقاءِ دین کا ضامن

اسلام فاطمہؑ کی سیرت کا نام ہے تطہیر فاطمہؑ کی طبیعت کا نام ہے
 ایمان صبر و شکر کی عادت کا نام ہے زہراؓ کتاب درود کی آیت کا نام ہے

قدمیل عرش، عظمت انسان ہے فاطمہؑ
 شوہر ملا خدا سے شرافت رسولؐ سے
 شکل بشر میں آیت یزداں ہے فاطمہؑ
 عصمت کجھ میں آتی ہے نام بتوں سے

تسلیم دین، قرار پیغمبرؐ ہے فاطمہؑ کوثر ہے آلؑ، منیع کوثر ہے فاطمہؑ
 ان سے عطاۓ خالق کل کا پتہ چلا یہ آگئیں تو نام رسولؐ خدا چلا
 یہ ذات یوں کتاب کی تفسیر بن گئی
 لفظوں میں دھل کے آیے تطہیر بن گئی

سیدہ وہ طاہرہ ہے طہارت کو نماز ہے
 سیدہ وہ صادقہ ہے صداقت کو نماز ہے
 سیدہ وہ عابدہ ہے عبادت کو نماز ہے

افسوس کے جو مالک کوثر ہوئے پانی نہ دم ذبح میسر ہوئے
 ماں چادر تطہیر کی ہبوبے مختار دروازہ نسبت پہ نہ چادر ہوئے

فاطمہؓ کعبہ عصمت ہے خدا جانتا ہے
روح مفہوم طہارت ہے خدا جانتا ہے
فاطمہؓ جزوے رسالت ہے خدا جانتا ہے
دین کی دوہرے ضرورت ہے خدا جانتا ہے
محنن زور نبوت ہے خدا جانتا ہے
محور آیہ تطہیر مدارع عصمت

یہ وہ معصومہ کو نہیں ہیں جس کی آنکش

ترہیت گاہِ امامت ہے خدا جانتا ہے

فتروفاقی میں ہر ایک شکر کا سجدہ اس کا افخاراء صمدیت ہے خدا جانتا ہے

کم نہیں چادر زہراً ورق قرآن سے اس کے دامن میں بھی آیت ہے خدا جانتا

ہاتھ سے ہاتھ ملاتے ہیں برابر والے دست زہراً یہ قدرت ہے خدا جانتا ہے

روز محشر کا مجھے خوف نہیں کرمانی

مجھ کو زہرا سے جو نسبت ہے خدا جانتا ہے

جتناب فضہ سلام اللہ علیہ

کون خاتلوں یہ خیموں سے صدایتی ہے
 کانپ اٹھتی ہے زمیں عرش ہلا دیتی ہے
 قبر نسب پر لئے بیٹھی ہے فضہ پانی
 کوئی راہ گیر گزرتا ہے پلا دیتی ہے
 اے خدا تیری خدائی کا بھرم رہ جائے
 تیرے ہی نام پر نسب یہ روادیتی ہے
 ہائے وہ شام غریبان کی ادائی کوثر
 یاد آتی ہے تو آنکھوں کو رلا دیتی ہے

بزم نسوان کے لئے حق کی عطا ہے فضہ	بحر انوار میں کشتی و فاقہ ہے فضہ
چہراء مریم و سارہ کی ضیاء ہے فضہ	خانہ فاطمہ زہرا کا دیا ہے فضہ
فضہ کی آغوش میں اسلام کی جاگیر ہے	
ان کی آغوش میں شیر رہے شیر رہے	
ماجرا کیا ہے خدا جانے یہ قصہ کیا ہے	سورہ دہربتائے گی کہ فضہ کیا ہے
فضہ کی سیرت سے وہی بوئے وفا آتی ہے	جیسے عباس کے پرچم سے ہوا آتی ہے
اپنی آنکھوں سے محمد کا گھرانہ دیکھا	ہبہت عمدید اللہ کا چھانا دیکھا
باقر و عابد و سبطین کا آنا دیکھا	فضہ نے پانچ اماموں کا زمانہ دیکھا
پنجہء صبر سے ہر ظلم کو موڑا تو نے	
انقلاب آئے مگر ساتھ نہ چھوڑا تو نے	
حد امکان سے بھی آگے تیری عظمت کا بیان	لب پر چالیس برس آیا تو آیا قرآن
عمر بھر خدمت زہرا کا تجھے پاس رہا	حسنین کے بعد آغوش میں عباس رہا
عصر عاشور جور خست کے لئے آئے امام	در فضہ پر آکے کہا امام سلام
سننے ہی شہ کی صدادست دعاء پھیلائے	
کہا موت آجائے مجھے سب سط پیغمبر نج جائے	

امام حسنؑ — سبط بنی اکبر

خبر سنی جو امام حسنؑ کے آنے کی
فضائیں ہونے لگیں صلح کرنے زمانے دمٹ سکنیں گے دلوں سے نقوش صلح حسنؑ
زمانہ لاکھ کرے کوشش مثائب کی
ہمارے دل میں ہے عظمت اسی گھرانے کی علیؑ کی جنگ ہو صلح حسنؑ کہ صبر حسنؑ
یہ ساری سرخیاں ہیں ایک ہی فسانے کی
علیؑ کی چشم عنایت جو ہے نظر ہم پر مجال کس کی ہے ہم سے نظر ملانے کی

حکم حق کہیں پر صلح کر لیتے ہیں دشمن سے کہیں پر جنگ خاموشی جواب جنگ ہوتی ہے
زمانہ یہ سبق لے فاطمہؓ کے دل کے تکڑوں سے کھاں پر صلح ہوتی ہے کھاں پر جنگ ہوتی ہے

اک روز جناب حسنؑ اور حضرت شیرؓ
نانا سے بصد شوق یہی کرتے تھے تقریر
ہم دونوں کی گرچہ ہیں قرآن کی تفسیر پر آپ کو منظور بہت کس کی ہے تو قیر
فرمایا کہ تم معنی قرآن ہو دونوں
واللہ کہ مجھ نانا کی تم جان ہو دونوں

حسینؑ مظلوم کر بلا۔۔۔ رباعیاں مختلف شعراء کرام کی قسم خدا کی بڑائیک کام کرتے ہیں غمؑ حسینؑ کا جواہتمام کرتے ہیں

کوئی مثال نہ شمشرقین بن نہ سکا
خدا کے نور کا نور دو عین بن نہ سکا
ولی بنائے وصی وتبی بنا ڈالے
خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکا

تاریخ دے رہی ہے یہ آواز دم بدم دشت ثبات و عزم ہے دشت بلاو غم
صبر مجھؑ و جراءت سقراط کی قسم اس راہ میں ہے صرف ایک انسان کا قدم
جس کی رگوں میں آتش بدر و حنین ہے
جس سورا کا اسم گرامی حسینؑ ہے

گزر منزل تسلیم و رضا مشکل ہے سمل ہے عشق بشر عشق خدا مشکل ہے
جن کے ربے ہوں سوا ان کو سوا مشکل ہے وعدہ آسان ہے وعدے کی وفا مشکل ہے
یہ فقط امر ہوا فاطمہؑ کے جاتی کو
مشکلیں جتنی تھیں کالی گئی آسانی سے

سیلاب آرہا ہے گناہوں کا شرمن اے دوستو حسینؑ کا دامن نہ چھوڑنا
دور ستم ہے کیسے بھی گزرے گزار لو لیکن کسی یزید سے رشتنا نہ جوڑنا

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ دین است حسینؑ دیں پناہ است حسینؑ
سرداد نداد دست در دست یزید حقا کہ بنائے لا الہ است حسینؑ

حسینؑ شاہ بھی ہیں اور بادشاہ ہیں حسینؑ حسینؑ دین بھی اور دیں پناہ ہیں حسینؑ
نہ کی یزید کی بیعت کثا دیا سر کو اسی وجہ سے تو بنیاد لا الہ ہیں حسینؑ

قدرت کے آفتاب کا مطلع حسینؑ ہے انوار انبیا کا مرقع حسینؑ ہے
خلق و خاؤ حلم کا مجمع حسینؑ ہے مشکل میں خاص و عام کا مرقع حسینؑ ہے
بندوں میں کیا حساب ہے اور کیا شمار ہے
حیدرؑ کا لال یاد رپورڈگار ہے

سرغیر کے آگے نہ جھکانے والا نیزے پہ بھی قرآن سنانے والا اسلام سے کیا پوچھتے ہو کون حسینؑ اسلام کو اسلام بنانے والا

کارے کہ حسینؑ اختیارے کر دی در گلشنِ مصطفیٰ بہارے کر دی
از بیچ پیغمبرے نہ آیا ایں کار واللہ کہ اے حسینؑ کارے کر دی

عصمت کی فضاؤں میں پلے ہیں شیر^۱
زہرا^۲ کی دعاوں میں پلے ہیں شیر^۳
ہونطق میں کس طرح نہ حق کا الجہ^۴
قرآن کی چھاؤں میں پلے ہیں شیر^۵

کجھی نہیں شیر کو اب تک دنیا
کجھے گی نہیں شیر کو کب تک دنیا
ہوتے ہی رہیں گے انقلابات عظیم
کجھے گی نہ شیر^۶ کو جب تک دنیا

کیا عزو شرف امام غازی کا ہے
کیا عزو شرفاں دکھ کے سب بخت تھے
نیزے پر یہ سر کسی نماز صی کا ہے
کیا عزو شرفاں دکھ کے سب بخت تھے

تھا حکم یہ یزید کا پانی بشر پیسیں
گھوڑے پیسیں سوار پیسیں اور شتر پیسیں
جو تشنہ لب جماں کے ہیں وہ بے خطر پیسیں
یہاں تک کہ سب چرند و پرند آن کر پیسیں
کافر اگر پیسیں تو نہ تم منع کیجو
پر فاطمہ^۷ کے لال کو پانی نہ دیجیو

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہ مشرقین بنا
بشر کاناز نبوت کا نور عین بنا
علیٰ کا خون لعاب رسول شیر بتوں^۸
ملے ہیں جب یہ عناصر تو پھر حسین^۹ بنا

قلب بشر کو حسن حقیقت کی چاہ دی
احساس کو حیات تو دل کو بنگاہ دی
جب کائنات میں نہ سمارا کوئی ملا
اسلام کو حسین^{۱۰} نے بڑھ کر پناہ دی

حسین^{۱۱} جو بھی تیرا احترام کرتے ہیں
بڑے ادب سے ہم ان کو سلام کرتے ہیں

رونق بزم دوسرا ہیں حسین^{۱۲}
محرم راز کبریا ہیں حسین^{۱۳}
رائکب داش مصطفیٰ ہیں حسین^{۱۴}
حسن فطرت کا آئینہ ہیں حسین^{۱۵}

دولت کے نشیں نہ صرف وقت کیا کر
اجڑے ہوئے لوگوں کی دعائیں بھی لیا کر
ہر روز کی خوشیاں تجھے برباد نہ کر دیں
شیر^{۱۶} کے غم میں کبھی رو بھی لیا کر

دارین کا سلطان حسین ابن علی^{۱۷} ہے
اور منہ بولتا قرآن حسین^{۱۸} ابن علی^{۱۹} ہے
مانا کہ مسلمان کی پچان ہے نکہ
پر نکہ کی تو پچان حسین^{۲۰} ابن علی^{۲۱} ہے

اے حسین^{۲۲} ابن علی^{۲۳} اے ساتی بزم جاڑ
اے جماں اے آدمیت کے نگار۔ دل نواز
تو نے ثابت کر دیا بن کے روح انقلاب
یوں پڑھا کرت ہیں تیروں کے مصلی نماز
تو بھی زندہ باد ہے تیرا غم بھی زندہ باد ہے
آج بھی سجدہ تیرا ارباب حق کو یاد ہے

بخشش کارستہ ہے محبت حسینؑ کی
کون و مکان حسینؑ کا جنت حسینؑ کی
ایماں کی زندگی ہے شہادت حسینؑ کی
سردے کے اس طرح سے سنوار احیات کو
اپنی طرف چکا لیا کل کائنات کو

اللہ رے کیا علاج کے ہیں حسینؑ نے دین خدا کے زخم سیئے ہیں حسینؑ نے
نسخ یہ مصطفےؑ سے لے ہیں حسینؑ نے راہب کوسات بیٹھے دے ہیں حسینؑ نے
حکمت خدا کے گھر سے اس کو عطا ہوئی
مئی بھی اس حکیم کی خاک اُشفا ہوئی

حسینؑ منی و انامن ال حسینؑ حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں (حدیث رسولؐ)
اسلام کی بقا ہے اسی نور عین سے
لوگو حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے

بادشاہ کرbla پکرbla کوناڑ ہے حورو ملک، جن و بشر، انہیاء کوناڑ ہے
اس نوا سے پر محمد مصطفےؑ کوناڑ ہے اس کی ہمت پر علیؑ المرتضیؑ کوناڑ ہے
بجدے تو لاکھوں نے کئے اس کانیا انداز ہے
اس نے وہ بجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے

اصول دیں نہ بچاتے جو کرbla اوائی ورق ورق یہ کھانی بکرگئی ہوتی
بچا گیا سے سجدہ حسینؑ کا ورنہ نماز عصر سے پہلے ہی مرگئی ہوتی

زندہ اسلام کو کیا تو نے حق و باطل دکھادیا تو نے جی کے مرن تو سب کو آتا مر کے جینا سکھادیا تو نے

خدا کے نور کا نور دو عین بن نہ سکے جناب فاطمہؓ زہراؓ کے دل کا چین بن نہ سکے
ولی بنائے وصی و نبی بناؤالے خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکے

خدا کے نور کا نور دو عین بن جاتے نہ تھے مگر دل زہراؓ کا چین بن جاتے
یہ وہ زمانہ ہے لاکھوں حسینؑ بن جاتے نہ ہوتی شرط جو بجدے میں سر کٹانے کی

حسینؑ فیض سے دل دل بنادیئے تو نے
 نگاہ فیض سے دل دل بنادیئے تو نے
 وہ غم دیا ہے کہ سب غم بھلا کے اے مولا
 فسانے درد کے رنگیں بنادیئے تو نے
 ہوئیں وفاوں کو بھی سرفرازیاں حاصل
 عجب طریق سے درس و فادیئے تو نے
 رہ خدا میں بسا گھر لٹا کے اے شیرؑ
 دلوں میں اپنے لئے گھر بسا دیئے تو نے
 شہید ظلم، شہید ستم، شہید وفا
 حیات و موت کے پردے اٹھادیئے تو نے
 ہوا جو ناری سے نوری وہ ایک حر تھا مگر
 نہ جانے کتنے مقدر بنادیئے تو نے

محرم ۱۴۰۵ھ کے رسائل پیام عمل سے مندرجہ ذیل رباعیان لکھیں

سرور رہ معبد نثارے کر دی در گشن مصطفیٰ بھارے کر دی ازیج پیغمبر نہ آیدا ایس کار
 واللہ کہ اے حسینؑ کارے کر دی (خواجہ معین)
 مندرجہ ذیل افسر عباس کا کلام ہے

قدم قدم پہ نیا درس انقلاب دیا
 اور اپنا سر رہ خالق میں بہ آب و تاب دیا
 کسی امام سے بیعت کا پھر ہوانہ سوال
 کٹا کے سر کو جو شیرؑ نے جواب دیا

خونِ عدل حسینؑ جو تازہ نکل گیا
 دھوکر رخ نفاق کا غازہ نکل گیا
 میدان کربلا میں ہمیشہ کے واسطے
 زعمِ یزیدیت کا جنازہ نکل گیا

برباد دین حق کے ولی کانہ کر سکا
 اور انسداد کفر کشی کانہ کر سکا
 اسلام کو حسینؑ نے دی اس طرح پناہ
 اس کا یزید بال بھی بیکانہ کر سکا

لوہیں غرق جبین نیاز ہوتی ہے
 وجودِ ربِ علا کا جواب ہوتی ہے
 کٹا کے سر کو سجدتے میں بتا گئے میں حسینؑ کہ دیکھواییے خدا کی نماز ہوتی ہے

نئی جو روشنی مصروف انکھاں ہوئی
 تور و بندگی سرتاہ سپاس ہوئی
 عبادت۔ پسرِ فاطمہؓ کے صدقے میں
 نماز اپنی حقیقت سے روشناس ہوئی

خلوص والے اے دل کا چین کھتے ہیں
 تو اہل فکر شہ مشرقین کھتے ہیں جسے خدا کے سوا اور کچھ نہ یاد رہے
 زبانِ عشق میں اس کو حسینؑ کھتے ہیں

نگاہ فیض سے دل دل بنادیئے تو نے حسین، فیض کے دریا بہادیئے تو نے
 وہ غم دیا ہے کہ سب غم بھلاکے اے مولا
 فسانے درد کے رنگیں بنادیئے تو نے ہوئیں وفاوں کو بھی سرفرازیاں حاصل
 عجب طریق سے درس و فادیے تو نے رہ خدا میں بسا گھر لٹا کے اے شیر^۲
 دلوں میں اپنے لئے گھر بسا دیئے تو نے دلوں میں اپنے لئے گھر بسا دیئے تو نے
 شید ظلم، شید ستم، شید وفا حیات و موت کے پردے اٹھادیئے تو نے
 ہوا جو ناری سے نوری وہ ایک حر تھا مگر
 نہ جانے کتنے مقدر بنادیئے تو نے

رخصت از مدینہ — ۲۸ ربیع سنہ ۶۰ ہجری

گھر سے جب برس فریدہ والا نکل سر جھکائے ہوئے با دیدہ پر نم نکلے
 خولش و فرزند کمر باندھ کے باہم نکلے رو کے فرمایا کہ اس شر سے اب ہم نکلے
 رات سے گریہ زہرا کی صدائی ہے دیکھیں قسمت ہمیں کس دشت میں لے جاتی ہے
 رح کیا شد نے سوئے قبر شہنشاہ امام بر تسلیم چکلے متصل باب سلام
 اذن پڑھ کر جو گئے قبر کے نزدیک امام عرض کی آیا ہے آخری رخصت کو امام
 یہ مکاں ہم سے اب اے شاہ زم من چھٹتا ہے
 آج حضرت کے نواسے سے وطن چھٹتا ہے

صغراء نے کھا تپ کی ہے شدت مجھ کو	پیغام اجل ہے شہ کی فرقہ مجھ کو
ہوتا ہے جدا مجھ سے مسیخا میرا	لو صاحبو اب ہوچکی صحت مجھ کو

فرماتے تھے یہ رو کے شہنشاہ خاص و عام
 اماں قبول کیجیے اب آخری سلام
 ممکن نہیں مدینہ میں شیر^۳ کا قیام
 اب صحیح شام حال سنانے نہ آئیں گے
 اماں ہم اب چراغ جلانے نہ آئیں گے

جسم قرآن کو ایک روح معنی دی ہے دین خالق کے حقائق کو جوانی دی ہے
اپنی شہرگالیتو نے بھاکر شیر ۰ حق کے ٹھرے ہوئے دریا کو روانی دی ہے

.....

اس سے اوپر والی تمام رباعیں سید افسر عباس زیدی کی ہیں

عباس علمدار

تم کو گے یہ کہ دریا کے قریں عباس ہیں
میں کھوں گا دل میں مومن کے مکیں عباس ہیں
لشگی صبر و رضا سقای اور مشک و علم جس جگہ مل جائیں یہ سب بس وہیں عباس ہیں

جہاں میں آئے تھے عباس بھی وفا کے لئے
ہوئے تھے خلق فقط شاہ کر بلکے کئے
علیٰ نبی پر فدا اور حسین پر عباس
وہ ابتدا کے لئے تھے یہ انتہا کے لئے

پلو سے پانی پھینک کے عظمت بڑھا گئے
الفت کا نقش آب روان پر جما گئے
پانی چھوا تھا اسلئے شانے کٹا گئے
پر انتہا نے عشق تو اس امر پر ہے اے دوست

عباس کے لاشے پر آئے جو شہدیں
تحی مشک کھیں لاش کھیں ہاتھ کھیں ۴
لاشے نے ندادی کہ سکینہ تو نہیں
رو رو کے کھا آنکھ تو کھولو بھائی

سبت سے تھا کسما یا پانی سقائے حرم نے جو نہ پایا پانی
عباس نے منہ سے نہ لگایا پانی B
کیا عشق ہے کوثر پر سکینہ کے بغیر

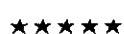
مشکریہ رکھا دوش پر اس بحر کرم نے
جب قصد کیا انہر کا سقاء حرم نے
رو رو کے برادر سے کھا شاہ امام نے
بھائی تمہیں بیٹھوں کی طرح پالا ہے ہم نے
مرنے کو نہ جاؤ کہ نشانی ہو علیٰ کی
توڑو نہ ضعفی میں کمر بسط نبی کی

خاموش انیں اب کہ نہیں طاقت گفتار کر عرض کہ یا حضرت عباس علمدار
آقا تو میرا آپ سا ہو کل کا مددگار اور ہوئے غلام ایسی مصیبت میں گرفتار
تم عقدہ کشا ہو پس عقدہ کشا ہو
خادم کا جو مطلب ہے اب جلد رواہو



لاکھوں میں کوئی ایک نہ سر بر ہوتا
عباس کا زور زور حیدر ہوتا
افسوں کہ لڑتے کی اجازت نہ ملی
ورثہ در کوفہ در خیر ہوتا

عباس کو حسین جو دریا پر روچکے
بھائی سے اپنے ہاتھ لب نہ دھوچکے
یہاں تک کہ قتل اکبر و اصغر بھی ہوچکے
گرتے تھے شہ ہر تن پاش پاش پر
قاسم کی لاش پر کبھی اکبر کی لاش پر



جب کہ مارے گئے دریا کے کنارے عباس[ؑ]
اور لب تشنہ ہی دریا کو سدھارے عباس[ؑ]
شہ نے فرمایا ہے میرے پیارے عباس[ؑ]
اب نہیں جسے کہ ہم غم میں تمارے عباس[ؑ]
چ تو یہ ہے کہ تمیں ہاتھ سے کھو یا میں نے
زندگانی کا مزا ہاتھ سے کھو یا میں نے

پہنچی یہ سکینہ[ؑ] کو خبر جب کہ کسی سے
دریا پر لڑائی ہوئی عباس[ؑ] علی[ؑ] سے
آخر ہوا صدمہ یہ میری تشنہ لبی سے
رو رو کے تباہ کرنے لگی اپنی چچی سے
سنتی ہوں کہ دریا کے کنارے گئے عباس[ؑ]
کیا جائیے جیتے ہیں کہ مارے گئے عباس[ؑ]

ج ب سنا شرنے سقائے حرم آتا ہے
وقت بازوئے سروار امام آتا ہے
ہاتھ میں تھامے ہوئے مشک و علم آتا ہے
نمر پر گورہ دریائے کرم آتا ہے
دی صدا فوج کو ہاں غازیو ہشیار رہو
اب علمدار[ؑ] کی آمد ہے خبردار رہو

عباس[ؑ] یوسف[ؑ] کعوان علی[ؑ] ہے شمشاد قبا پوش گستان علی[ؑ] ہے
شیر[ؑ] کا دل روح حسن[ؑ] جاں علی[ؑ] ہے شوکت سے دل اور کے عیاں شان علی[ؑ] ہے
ہاتھ اس کے نہ کیوں کر رہے میدان وغا کا
فرزند زبردست ہے وہ دست خدا کا

اقليم شجاعت کا شنشاہ ہے عباس[ؑ]
اور وارث تنی اسد اللہ ہے عباس[ؑ]
فرزند محمد[ؑ] کا ہوا خواہ ہے عباس[ؑ]
خورشید سپر کرم وجہ ہے عباس[ؑ]
کس شوق سے صدقہ ہوا فرزند بنی[ؑ] پ
قریان علمدار حسین[ؑ] ابن علی[ؑ] پ

جو پھر پر علم گاڑے اسے کھتے ہیں حیدر[ؑ]
علم گاڑے جو پانی پر اسے عباس[ؑ] کھتے ہیں
اللہ دے ایک جملے میں جو گنتی صورت حیدر[ؑ]
مثال فتح خیر اسے عباس[ؑ] کھتے ہیں
جری صدر علمدار حسینی باوفا غازی
ہو جس میں اس قدر جوہر اسے عباس[ؑ] کھتے ہیں

علم بدوش کہ رخ پر جلال آیا ہے
کسی کی تشنہ لبی کا خیال آیا ہے
حسین[ؑ] روکنے مقصد بدل نہ جائے کہیں
علی[ؑ] کے شیر کو رن میں جلال آیا ہے

علیؑ کے حسن کا ایک شاہکار ہے عباسؑ
 جہان اور زم کا ایک تاجدار ہے عباسؑ
 حسینؑ کھتے تھے بھائی علام بن کے بہا
 وفا کے ملک کا پروردگار ہے عباسؑ

کل عرب و عجم دے شرفادی تو قیردانام عباسؑ اے
 حمزہؓ عمرانؓ نے جعفرؓ دی تصویردانام عباسؑ اے

شہؓ پر عباسؑ نے جب پیاس کی شدت دیکھی روکے فرمایا بست ہم نے مصیبت دیکھی
 سب عزیزوں کی رفیقوں شہادت دیکھی اور کمالی ہوئی آپ کی صورت دیکھی
 پانی ہم لائیں گے دریا کی اجازت دیجئے
 سوچھے ہوئے ہونٹوں کا تصدق ہمیں رخصت دیجئے

•••••

ہاشمی خواب ہیں عباسؑ اک وفا کی کتاب ہیں عباسؑ جس علیؑ کا کوئی جواب نہیں اس علیؑ کا جواب ہیں عباسؑ

علیؑ کی مثل تھی جو تبغ آزمائی میں کھے یہ کون کہ مارے گئے لڑائی میں
 تھا کہ تا شیر تو نیند آگئی تراہی میں جباو کرتا وہ پہنچا تھا جانب ساحل

سید انیوں کے سنتے ہی چرے اتر گئے	پہنچی خبر جو خیے میں عباسؑ مر گئے
اب کیا ملے گا پانی چا جان مر گئے	بچوں سے روکے بالی سکینی یہ کھتی تھی
مشکیزہ چھد گیا تو علمدار مر گئے	شانے قلم ہوئے تو نہ تھا دل پر کچھ الام
شہ بولے یہ بن سے کہ نسب عضب ہوا	جن پر تھا ہم کو نازوہ عباسؑ مر گئے
اب تک پلٹ کے آئے نہ نہر فرات سے	عمو کو میرے دیر ہوئی گھاث پر گئے
کرب و بلا میں اکبر و اصغرؓ کی شکل میں	
سب فاطمہؓ کے ہار کے موئی بکھر گئے	

فتح شام - علیؑ کی شیر دل بیٹھی نسبؓ - شانیؑ زہراؓ

نسبؓ نے کما بھائی سے میں چھوٹ گئی پر دل میں تقدیر مجھے لوٹ گئی فرزندوں کے مرنے کا نہ تھا غم مجھ کو

افسوس کہ جو مالک کوثر ہوئے پانی نہ دم ذنک میسر ہوئے ماں چادر تطہیر کے ہوئے مختار دردا سر نسبؓ پر نہ چادر ہوئے

بے دینوں کا خاتمه شیرؓ لے کیا اسلام زندہ صبر کی ششیرے کیا
چک کام شیرؓ کے اصرارؓ بے شیرے کیا باقی جو تھا وہ شام میں ہمشیرے کیا

امت جد کے لئے حق سے دعا نسبؓ نے کی ابتدا شیرؓ نے کی انتہا نسبؓ نے کی کربلا کے واقعہ میں رنگ دونوں نے بھرا

هر ملک میں اسلام ہے نسبؓ کے سبب سے شیرؓ کے پیغام کی تاثیر ہے نسبؓ نسبؓ جو نہ ہوئی تو اسلام نہ ہوتا اس دین کی ایک کتاب تقدیر ہے نسبؓ

آگئی شام غریبان لٹ گئی اس کی ردا گھر محمدؐ کی نواسی کا دیا کس نے جلا اے مسلمانوں کس کے سر کی چادر چھین لی ہائے جس بی بی کا چڑہ باپ نے دیکھا نہ تھا

ہو گئی بے آسرا نو بھائی بھی مارے گئے جلتے خیموں میں کھرام تھا آتی تھی رونے کی صدا بیسیاں ہیں سر برہمنہ اور شام کا المباشر ہے سالار قافلہ زنجیر میں جکڑا ہوا

جب آئی شام کی بستی میں ننگے سر نسبؓ اسیرو مضراب و بیتاب و نوح گر نسبؓ منہ اپنا بالوں سے ڈھانپے تھی اونٹ پر نسبؓ یہ رو رو محنتی تھی ہر دم چکشم تر نسبؓ بن حسینؓ کی ہوں فاطمہؓ کی جانی ہوں میں کربلا نے معلی سے لٹ کے آئی ہوں

شرزادہ علی اکبر

لاش اکبر کی جو قتل سے اٹھالائے حسین نوجوان کو صفت اول سے اٹھالائے حسین
چاند کو شام کے بادل سے اٹھالائے حسین دی صد الاش پر آن کے لے جا بانو
چند گیا برچھی سے اکبر کا لکھجہ بانو

ایک تکمیر ہمارے ایک نماز عصر سے
تاقیمت دین کو حاصل ہے یہ نام و نمود
صح اکبر کی اذان اور شام سرور کا جو دو
یادگارِ عالم اسلام و روح کربلا

بیٹا ہوا جب بسط پیغمبر پہ فدا شہ جا کے ہوئے لا شہ ولبر پہ فدا
بانو سے کھا شکر خدا کا ہے مقام اکبر بھی ہوئے خالق اکبر پہ فدا

برچھی کی انی جب لگی اکبر کے گلگر میں اور مر گیا دم توڑ کے آنکوش پر میں
شہ نے کہا کس طور تجھے لے چلوں گھر میں بازو میں نہ طاقت ہے نہ قوت ہے جگر میں
لے جانا تیری لاش کا دشوار ہے بیٹا
سر اپنا بھی تن پر یہ تجھے بار ہے بیٹا

اکبر نے جو گھر موت کا آباد کیا صغراً کو دم نزع بست یاد کیا
لاش پہ کمر پکڑے یہ کھتے ہیں حسین تم نے علی اکبر ہمیں برباد کیا

روتے ہیں نہ فریاد و لباکرتے ہیں کیا صبر امام دوسرا کرتے ہیں
اٹھارہ برس پلا ہے جس کو بر میں اس بیٹے کو خدا پہ فدا کرتے ہیں

زہرا سے کوئی غم پیغمبر پوچھے زنہب سے کوئی فراق حیدر پوچھے
بانو کے گلگر سے داع اکبر پوچھے پوچھے کوئی سجادہ سے شیر کا غم

دل صاحب اولاد سے انصاف طلب ہے دنیا میں پسرباپ کی نیست کا سبب ہے
اولاد کا ہونا بھی عجج بخشن شر ہے ایک ہے مگر داع بھی بیٹے کا غضب ہے
رونے کی ہے جا ظلم نیا کرتی ہے تقدیر
شیر سے اکبر کو جدا کرتی ہے تقدیر

بیٹا بھی وہ بیٹا کہ جو تصویر پیغمبر اخلاق میں مانند حسن زور میں حیدر
خوش لجو و خوش خصلت و خوش وضع سراسر معمشوق جمال رونت دیں عاشق داور

انصاف سے سب صاحب اولاد بتا دیں
اس طرح کے فرزند کو مرنے کی رضا دیں

علی اکبر میری آنکھوں کے اجائے آجا
 شام میں چاند سی صورت کو دکھانے آجا
 بے نقاب آج تو اے گیسوں والے آجا
 گریہ بجاد کا تھاموت اٹھائے آجا
 مجھ سے قیدی و مسافر کی دعائے آجا
 بیکسی پر میری خون روٹے ہیں چھائے آجا
 راہ میں چھوڑ گئے قافلوں والے آجا

اکبر نے جو گھر موت کا آباد کیا صغا کو دم نزع بست یاد کیا
 ہاتھوں سے کمر پکڑ کر کھتے تھے حسین تم نے علی اکبر ہمیں بر باد کیا

امامت کا چاند اور نبوت کا بالا بہتر ستاروں میں صون بخشنے والا کبھی لاش اٹھائی کبھی دل سن بھالا

کھا کر سنان جو سینے پہ اکبر گزر گئے بولے حسین اے مہ انور کدھر گئے
 پیری میں مجھ ضعیف کو بر باد کر گئے زخم جگر سے تم شفق خون میں بھر گئے
 بیٹا گئے نہ قبر میں بابا کو گاڑ کے
 جنگل بسادیا مری بستی ابزار کے

لگان کا لیکھ منہ کو آنے گئی چپکے عابد کے سربانے لگیں بیمار کا شانہ بلانے
 انہوں بیٹا کہ گھر لٹ رہا ہے
 علی اکبر بھی اب مرنے چلا ہے

اکبر نے کما بابا عبشت روٹے ہو
 کیوں زخی مجھ دیکھ کے ہی کھوتے ہو
 شہ نے کما کس طرح نہ روؤں بیٹا

نیزے چلک کے اپنا اثر دیکھتے رہے اکبر کا سینہ شہ کا جگر دیکھتے رہے
 اکبر کے پاس بیٹھ گئے سر جھکا کے شاہ بدھی میں شاہ اپنا قدر دیکھتے رہے
 اکبر کی لاش تھی کیس اصغر کی لاش تھی
 بکھرے ہوئے زمیں پہ گوہر دیکھتے رہے

① مجھی بانوئے کیا حال بیٹا ہو گا دل پر نیزہ علی اکبر نے جو کھایا ہو گا
 ② بانو کھتی تھیں کہ اولاد نہ ہو گی اس کے تیر جس نے علی اصغر کے لگایا ہو گا
 سماں تو رنجھی کے کلیعی
 نکل آیا ہو گا

بیمار کر بلا۔ سید الساجدین۔ امام زین العابدین[ؑ]
 لگے کے طوق نے عابد کو کیلہ حکانا تھا وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

بے گور و کفن باپ کا لاشہ دیکھا پردیں میں مادر کارندہ پاد دیکھا
 زندگی میں جفاۓ خار و طوق و زنجیر عابد نے پدر کے بعد کیا کیا دیکھا

عابدؑ کی تمام عمر زاری نہ گئی پوشک عزاتن سے اتاری نہ گئی
 یہ سب گے اور بے قراری نہ گئی خواب و آرام و صبر و تاب و طاقت

شزادہ قاسم ابن حسنؑ

قاسم کو عدو نے خون میں جب لال کیا شیر نے یہ کہ کے عجب حال کیا
 تالوت پر جس کے باپ کے مارے تیر گھوڑوں کے سموں سے اسے پماں کیا

میرے مجروح تن دلھا میرے ابن حسنؑ دو طحا جب آئی لاش خیجے میں دلھن یہ بین کرتی تھی
 اے نور چشم چودھویں کے ماہ الوداع بانو پکاری قاسمؑ فرجاہ الوداع
 اے ابن فاطمہؑ کے ہوا خواہ الوداع آواز دی دلھن نے کہ نوشہا الوداع

سکینیہؑ بنت الحسنؑ

سکینیہؑ شام میں مر کر یہی بتلا گئی لوگو جدائی باپ کے سینے کی مجھ کو کھا گئی لوگو

اور تیر سے پھلو بھی کسی نے مارا ۱۳ نیہ شیرؑ کو شقی نے مارا
 ہائے میرے بابا کو اسی نے مارا جب شر کو دیکھتی سکینیہؑ کرتی

بھیا علی اکبرؑ کا جنازہ دیکھا ۱۴ کھتی تھی سکینیہ قتل بابا دیکھا
 اس نہیں بر س کے سن میں کیا کیا دیکھا زندگی اور تم پے کھائے

چھ ماہ کا مجاہد علی اصغرؑ

کھلا یہ راز اے اصغر تیری کھانی سے
کہ کم سنی بھی کم نہیں کسی جوانی سے
زمانہ آج تک اس کا جواب دے نہ سکا

^۷ گوارے سے حسینؑ جو اصغرؑ کو لے چلے
ہاتھوں پر رکھ کے فدیہ داور کو لے چلے
باول میں شام کے مہ انور کو لے چلے
چلانی ماں کھاں میرے دلبر کو لے چلے
فارغ ابھی نہیں ہوتی اکبرؑ کے داغ سے
کچھ روشنی ہے گھر میں میرے اس چراغ سے

^۸ علی اصغرؑ کی طفیلی کہہ رہی تھی بڑھ کے لشکر سے
الٹ دیں فوج کو کچھ ناتوں ایسے بھی ہوتے ہیں
گھرانے میں علیؑ کے بے زبان ایسے ہوتے ہیں
زبان ہونٹوں پر پھیریں اور دلوں پر تنخ چل جائے

^۹ جب دفن ہوا بعد شہ نیک نہاد
کی فاطمہؓ نے قبر پر آکر فریاد
کوزہ جو دھرا خوب روئے سجادؑ
چھوٹی سی لحد بنایا کرا اصغرؑ کی وہاں

^{۱۰} مر جائے جو فرزند تو کیا چارہ ہے
ہاں مرگ علاج دل صد پارہ ہے
اصغرؑ کو لٹا قبر میں کھتے تھے حسینؑ
آرام کرو بس یہی گھوارہ ہے

•••••

انکار آسمان کو ہے راضی نہیں نہیں
اصغرؑ تمہارے خون کا ٹھکانہ کہیں نہیں
جب کربلا میں لٹ چکیں بانوئے دل حزیں اور تیر کھا کے اٹھ چکا دنیا سے ناز نہیں
معصوم کے گھے سے نہ قطرہ گرے کہیں چلو میں خون لے کے پکارے یہ شاہدین
انکار آسمان کو ہے راضی نہیں نہیں
چلو میں خون بھر چکے جب شاہ ملک و دین تھا قصد پھٹکنے کا سوئے عرش یا زیں
آواز دی ہر ایک نے مولا نہیں نہیں چرے پر خون مل کے پکارے یہ شاہدین
انکار آسمان کو ہے راضی نہیں نہیں
اکبرؑ نے کھائی دل پر سنان خون بھے گیا شانے کٹا کے شیر تراویں سو گیا
قاسمؑ کا لاشہ حیف ہے پاماں ہو گیا اب تیرے خون سے اے میرے مہ جبیں
انکار آسمان کو ہے راضی نہیں نہیں

بچے کا حال دیکھ کے روئے تھے اہل شر جنہیں میں تھی نہیں تو لرزتے تھے عرش بھر
پیکاں سے حرملائے کیا اس کا حلقت تر بولے حسینؑ ڈال کے بچے پر ایک نظر
انکار آسمان کو ہے راضی نہیں نہیں

ہزاروں سال نہ علقمہ بہتی رہے لیکن کلیجہ مادر اصغر کا ٹھنڈا ہو نہیں سکتا



۹ تاریخ نہیں ملتی نہیں اصغر کی مشاہد
کہ من تھے مگر سختیاں سب جھیل گئے
موت آئی مقابل تو کھلونا کھانا
نشستے ہوئے بچوں کی طرح کھیل گئے

۱۰ بے سبب آتے نہیں دنیا میں پیغم زلزلے
یہ زمیں اب تک علی اصغر کے بھلانے میں ہے



۱۱ میرے اصغر کھان ہو آجائو
رات کا وقت ہونے والا ہے
پانی پینے گئے تھے مقتل میں تیر کھانے گئے تھے مقتل میں
دل جلانے گئے تھے مقتل میں

۱۲ میرے اصغر یہ کیا کیا تم نے تیر گردن پر کھالیا تم نے
موت کا جام پوں پیا تم نے ہنس کے سب کور لادیا تم نے
چل دئے روٹھ کر ہائے میں نے کپڑے نہ پہنائے بال اٹھے ہوئے نہ سمجھائے کون اب ماں کے دل کو بھلانے



عاشر کے دن

B

اب نہ قسم میرا باقی ہے نہ اکبر باقی
بھانجے ہیں نہ بھیجے نہ برادر باقی
اب علمدار سلامت ہے نہ لشکر باقی
اک فقط سر میرا باقی اور اصغر باقی

میں نے جو کچھ تیری درگاہ سے پایا مولا
سب تیری راہ میں خوش ہو کے لگایا مولا

جب خاتمه بخیر ہوا فوج شاہ کا
کوثر پ قافلہ گیا پیاسی سپاہ کا
گھر لٹ گیا جناب رسالت ماب کا
اور خاک اڑ رہی تھی حال یہ تھا بارگاہ کا
بھائی تھے نے رفیق نہ وہ نور عین تھے
دو بہنیں روئے والی تھیں اور ایک حسین تھے

شام غریباں

اٹھ رہا ہے جلتے ہوئے خیموں سے دھواں آرہی ہے کھیں روتے ہوئے بچوں کی صدا
منہ چھپا کے ہوئے مغرب کو چلا ہے خورشید آخری کرنوں سے درپیٹ رہا ہے

اڑاٹ

دین کی نصرت کے لئے علی کا بیٹا اپنا گھر بار لئے وشت بلا تک پہنچا
عصر تک وقت شہادت تھا مگر عصر کے بعد مرحلہ دین کا زینبؑ کی روان تک پہنچا

چاند کی کرنیں ہیں بکف مقتل میں صرف اجڑے ہوئے خیموں کی حفاظت کئے
اک خاتون بھی خیموں میں ہے خاموش کھڑی چند بیواؤں اور یتیموں کی حفاظت کئے

سفری آں محمدؐ - حضرت مسلم بن عقیل

کیا اپنی شاہ کی سماں کی
کھانا تو کہاں یوندند دی پانی کی
ہے قرب نیا عید سے ایک دن آگے
مسلمؐ کی ستم گاروں نے قربانی کی

مھکوہ عشق کے بجے میں مسلمؐ دیندار چلا وہ حلق کے بوئے کو وہ خبیر خونخوار
پڑی وہ کوفہ میں تمدید کر بلا ایک بار طبلتوں کے فوجے سے وہ دور و دیوار
ترپ رہا ہے تن پاش پاش ہائے غصب
زیس پہ پھینک دی کوٹھے سے لاش ہائے غصب

انسان کے لئے موت ہے غم بے وطنی کا
جانکاہ ہے اندوہ والم بے وطنی کا
صد مہ نہیں کچھ موت سے کم بے وطنی کا
آفت ہے قیامت ہے تم بے وطنی کا
کائنوں کا الٰم سید سجادؐ سے پوچھو
ایذائے سفر مسلمؐ نا شاد سے پوچھو

چلاتے تھے مسلمؐ کے پر قتل نہ کر مظلوم ہیں اور پے پدر قتل نہ کر
ہم بے وطنوں پر رحم کر حارث اللہ ہمیں یقین لے پر قتل نہ کر
لہٰ مَحْمَدٌ

دل میں جب مسلمؐ بے کس کا خیال آتا ہے صاحب درد کو افسوس کمال آتا ہے
سر نیزے پہ چڑھا لاش پھری کوچوں میں اپنی پر کمیں ایسا بھی زوال آتا ہے

•••••

کر بلا

اے کر بلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول تڑپی ہے تجھ پہ لاش جگر گوشہ بتول

جوے حسینؐ کا جلوہ ملے خدا مل جائے وہ کر بلا کہ جہاں نور کریا مل جائے
ہر اک کو اپنی شفاعت کا آسمان مل جائے اگر حسینؐ سا کشتی کو ناخدا مل جائے
خبر حسینؐ کی سن کر چلی توہین زینبؓ خدا کرے انہیں فوجوں میں راستہ مل جائے
عطفہ سے کاہے کو توہین حسینؐ کے پچے اگر فرات کو خیموں کا راستہ مل جائے
کسی طرح تو قرار آئے ماں کو اے اصرؓ ملے لاش تو گرتا ہو بھرا مل جائے
یہ کہتی جاتی ہے بے پر دگی زمانے کی جو لٹچکی سرزینبؓ سے وہ روام مل جائے
غیر بفضل ہے واجب نہیں ہے جو اس پر
اے توکعبے کے بد لے میں کر بلا مل جائے

مجلس عزاء

مجھی ماتم ارباب و فا آج بھی ہے نالہ فاطمہ زہرا کی صد آج بھی ہے

مومنو یہ وقتِ زاری ہے
روذاب وقتِ اشکباری ہے
فاطمہ آچکی ہیں مجلس میں
اب کو کس کی انتظاری ہے

B پھر چاندِ حرم کا نظر آیا ہے
پھر جوش پا بر چشم تر آیا ہے
فرزندِ رسول ان کے گھر آیا ہے
کیا خوب نصیب ہیں عزاداروں کے

اُج غمِ حسین کا دل پر تو داع لیتا جا
یہ داغ بندہ عالی وقار لیتا جا
تو اپنے ساتھ یہ روشن چراغ لیتا جا
اندھیری قبریں جانا ضرور ہے تجھ کو

اد راک سے اک ذمہ رسالت ہے
رونے سے محبت کا پتہ ملتا ہے
اس غم کے دیلے سے خدا ملتا ہے
زلقی غم شیر ہے عرفانِ حیات

نہ پوچھ کیے کوئی شاہِ مشرقین بنا
بشر کا نازِ نبوت کا نورِ عین بنا
علیؑ کا خونِ لعابِ رسول شیر بتوں
ملے ہیں جب یہ عناصر تو پھرِ حسینؑ بنا



اے بارے الہانوہ سنتا پھرتا
تاروزِ حشر اشک بہتا پھرتا
امداد نہ کرتے گر کر بلائیں حسینؑ
اسلام تیرا ٹھوکریں کھاتا پھرتا

B

اس کی ہمت پر علیؑ شیرِ خدا کو ناز ہے اس نواے پر محمدؐ مصطفیؐ کو ناز ہے
اس نے وہ بجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے



اے کربلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول
تڑپی ہے تجھ پہ لاش جگر گوشہ بتوںؑ
اسلام کے لوسے تیری پیاس بجھ گئی
سیراب کر گیا تجھے خون رگِ رسولؑ
کرتی رہے گی پیش شہادتِ حسینؑ کی
آزادی عِ حیات کا یہ سرمدی اصول
چڑھ جائے کٹ کے سر تیرا نیزے کی نوک پر لیکن یزیدیوں کی اطاعت نہ کر قبول



السلام عليك يا صاحب العصر والزمان السلام عليك يا خليفة الرحمن السلام عليك يا شريك القرآن السلام عليك يا امام الانس والبيان
عجل اللہ تعالیٰ فرجک و سکھل اللہ تعالیٰ محرک و ظہورک و رحمۃ اللہ و برکاتہ

محمدؐ کے ہنام حیدرؐ صفت	جہاں میں بصد احترام آئیں گے
قيامت توجہ آئے گی آئے گی	قيامت سے پہلے امام آئیں گے

قيامت میں دامن اوڑھا لجیے گا	غربوں کی قسمت بنادیجیے گا
عریضے بیس کشتی نوح مولا	تھیڑے پڑیں تو چھڑا لجیے گا

ختم فرمائیے کب غیب کی مدت ہوگی	کب تلک آپ کے بیمار کو صحت ہوگی
کل تلک آپ نہ آئے تو نہ آئے لیکن	آج بھی آپ نہ آئے تو قیامت ہوگی

ز جس میں آج کیا تہ دام لئے ہوئے	ایماں لئے ہوئے میں کہ قرآن لئے ہوئے
نفس بھی امام میں جلت خدا	بخشش کا عاصیوں کا میں سماں لئے ہوئے

دیکھنے والے ذرا اور دوبارہ دیکھو	کالے باول میں چمکتا ہوا تارا دیکھو
گود ز جس کی بنی جس کے لئے آج رحل	وہ بارھواں آیا ہے قرآن کا پارہ دیکھو

آج سبراتھے حلول کا کھلوول ہوئی ہے	پھلجری اور پڑاکن کا چھڑا اول ہوئی ہے
بے کا آنا تھا اتو آئے گوا کعبہ مان	اب سال بھر دیکھو تکوول ہوئی ہے

بھنوں سے اتفاقاً نجع نکلنے پر نہ اتراؤ	سر ساحل پیخ کر بھی سفینے ڈوب جاتے میں
وہ کل آئیں کہ آج آئیں انہیں ایک دن تو آنا ہے	ہمارے دل اسی احساس سے تسلکن پاتے ہیں
انہیں دیکھا نہیں ہے پھر بھی ان کے چاہنے والے	قيامت کے حوالے سے انہیں پچان جاتے ہیں
وہ ابن روح ہوں روی ہوں طوی ہوں خمینی ہوں	جو مس ہوں ان کے قدموں سے تو ذرے جگنگاتے ہیں
وہ پردے میں میں ساحر اور ہم پردے کے باہر	
بس اب یہ دیکھتا ہے کہ وہ بلا تے ہیں کہ آتے ہیں	

اول کے محمدؐ کو نبوت دے دی	اوسط کے محمدؐ کو امامت دے دی
آخر کے محمدؐ کو خدا کیا دتنا	کچھ دن کے لئے اپنی سی غیبت دے دی

السلام عليك يا صاحب العصر والزمان السلام عليك يا خليفة الرحمن السلام عليك يا شريك القرآن السلام عليك يا امام الانس والجان
عجل اللہ تعالیٰ فرجک و سهل اللہ تعالیٰ محراجک و ظہورک و رحمۃ اللہ و برکاتہ

محمد کے ہمنام حیدر صفت جہاں میں بصد احترام آئیں گے
قیامت سے پہلے امام آئیں گے

قیامت میں دامن اوڑھا لیجئے گا غریبوں کی قسمت بنادیجئے گا
عریضے بیس کشتی نوح مولا تھیڑے پریں تو چھڑا لیجئے گا

ختم فرمائیے کب غیب کی مدت ہوگی کب تک آپ کے بیمار کو صحت ہوگی
کل تک آپ نہ آئے تو نہ آئے لیکن آج بھی آپ نہ آئے تو قیامت ہوگی

زر جس میں آج کیا تہ دامان لئے ہوئے ایمان لئے ہوئے میں کہ قرآن لئے ہوئے
نفس نبی امام مبین جلت خدا بخشش کا عاصیوں کاہیں سماں لئے ہوئے

دیکھنے والے ذرا اور دوبارہ دیکھو کالے بادل میں چپکتا ہوا تارہ دیکھو
گود زر جس کی بنی جس کے لئے آج رحل وہ بارہواں آیا ہے قرآن کا پارہ دیکھو

آج سبرات ہے حلول کا کھلوول ہوئی ہے چھلکری اور پر پاکن کا چھڑا ول ہوئی ہے
بے کا آنا تھا اتو آئے گوا کعبہ مان اب سال بھر دیکھو تکوول ہوئی ہے

بھنور سے اتفاقاً نجع نکلنے پر نہ اتروا سر ساحل سینخ کر بھی سفینہ ڈوب جاتے میں
وہ کل آئیں کہ آج آئیں انہیں ایک دن تو آتا ہے ہمارے دل اسی احساس سے تسلیم پاتے میں
انہیں دیکھانیں ہے پھر بھی ان کے چاہنے والے قیامت کے حوالے سے انہیں پچان جاتے ہیں
وہابن روح ہوں روی ہوں طوی ہوں ٹھینی ہوں جو مس ہوں ان کے قدموں سے تو ذرے جگہ گاتے ہیں
وہ پردے میں ہیں ساحر اور ہم پردے کے باہر
لب اب یہ دیکھنا ہے کہ وہ بلاستہ میں کہ آتے ہیں

آج اول کے محمد کو نبوت دے دی اوسط کے محمد کو امامت دے دی
آخر کے محمد کو خدا کیا دیتا کچھ دن کے لئے اپنی یہ غیبت دے دی

۳ جمادی الآخر - یوم شہادت جناب سیدۃ النساء العالمین

خداؤند عالم کی محدود شام کے بعد حضرات محمد و آل محمد پر درود وسلام

فرمایا ہمارے پیارے نبی اللہ کے رسول نے کہ — الفاطمۃ بصفت منی — اللہ سلامت رکھے ہمارے ذاکرین کرام کو جو بڑی خدمت کر رہے ہیں۔ میں نے جب بھی کسی ذاکر سے ترحمہ سننا کوئی کہتا ہے۔ فاطمہ رسول کے دل کا نکڑا ہے۔ کوئی کہتا ہے رسول کے جگر کا نکڑا ہے۔ رسول کی پارہ جگر ہے۔ کچھ بھی صحیح ہیں۔ لیکن اگر اس کا سید حاساد حاتمہ کیا جائے تو وہ یہ بتتا ہے کہ فاطمہ میرا نکڑا ہے۔ رسول کا نکڑا ہے۔ اب رسول اور رسالت میں کوئی فرق نہیں لہذا مجھے کہنا پڑتا ہے کہ فاطمہ رسول نہیں بلکہ رسالت کا نکڑا ہے تو اب جتنی وفعہ بھی محمد رسول اللہ نہیں گے تو یہ پاک بی فاطمہؑ کی عظمت کا اقرار ہوتا رہے گا۔

ابن عباسؓ کی روایت سے علیؑ باتے بسم اللہ ہوئے۔ تو لوگوں نے نمازیں بسم اللہ پڑھنا چھوڑ دی مجھے ڈربے کہ اب آذان میں کہیں لوگ محمد الرسول اللہؑ کہنا شے چھوڑ دیں۔ کیونکہ رسولؓ کہیں فرماتے ہیں الفاطمۃ بصفت منی۔ کہیں فرماتے ہیں اولنا محمد و آخرنا محمد و اوسطنا محمد و لکھنا محمد۔ مجھے ذکر کرتا ہے سیدہ طاہرہؓ کا جن کا نام لینے سے پہلے زبان اور کان کا وضو کر لینا چاہیئے لہذا سکھتے ہیں کہ امام صادقؑ کیا فرماتے ہیں کہ امام صدیقہ بی بی کے بارے میں۔ امام جعفر صادقؑ کے بارے میں

کہ اللہ تعالیٰ کے ندویک حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نوام میں۔ فاطمہ صدیقہ۔ مبارکہ۔ طاہرہ۔ ذکیرہ۔ راضیہ۔ مرضیہ۔ اور زہرا۔ اور فاطمہ کا مطلب ہے کہ وہ ہر طرح کے شر اور برائی سے الگ اور کٹی ہوئی ہیں۔ اور اگر امیر المومنینؑ نہ ہوتے تو وہے زمین پر قیامت تک ان کا کوئی گفوٹ ہوتا خواہ آدم ہوں یا کوئی اور۔ ہمارے بھائیوں کی کتاب میں سچی بن کثیر سے روایت ہے۔ حضرت فاطمہؓ نام اس نے رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے بی بی سے محبت کرنے والوں کو آتش جہنم سے چھڑا دیا ہے۔ اب ایک صحابی نے امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا کہ بی بی کا نام زہرا کیوں رکھا گیا تو آپؑ نے فرمایا کہ جب اللہ نے ان کا نور خلق کیا تو زرد روشنی سے زمین و آسمان چمک اٹھے اور ملائکہ کی آنکھیں۔ ٹھپک گئیں اور وہ اللہ کے سامنے ٹھپک گئے اور عرض کی اے پالنے والی نور کیسا ہے؟ تو ان کی طرف وہی ہوتی یہ نور میرے ہی نور سے پیدا ہوا ہے اسے میں افضل بی بی کے صلب سے پیدا کروں گا۔

پھر اصل مدینہ دیکھا کرتے تھے کہ دن میں عین مرتبہ بی بی کے چہرے سے نکلنے والی روشنی زمین و آسمان میں پھیلا کرتی تھی صبح فجر کے وقت سفید روشنی دوپر کو زرد روشنی اور مغرب کے وقت سرخ روشنی۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جب بی بی محراب عبادت میں گھمنی ہوتی تھیں تو آپ کا نور اصل آسمان کے لئے اس طرح ظاہر ہوتا تھا جس طرح اصل زمین کے لئے چاند چکتا ہے۔

ایک دن امام حسنؑ نے عرض کی اے مادر گرای آپ سب کے لئے دعا کرتی میں مگر اپنے لئے نہیں کرتی۔ تو آپ نے فرمایا اے فرزند پلے پڑوسی پھر اپنا گھر اگرچہ رسولؓ نے فرمایا کہ فاطمہ میرا نکڑا ہے جس نے اے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے خدا کو اذیت دی مگر باتے افسوس ابھی رسولؓ کا کفن بھی میلاد ہوا تھا کہ لوگ اُگ لیکر فاطمہؓ کے دروازے پر آگئے۔ یہ کون ساد دروازہ تھا جس پر آگرسولؓ کھڑے ہوتے تھے اور کھنکتے تھے۔ اے بیٹی سلام ہو تجھ پر۔ بی بی کو بابا کا غم بھی نہ منانے دیا۔ روئے کی بھی اجازت نہ تھی۔ لوگوں نے کہا۔ یا ابو الحسنؑ فاطمہؓ سے کو صرف ایک وقت رویا کریں۔ میرے مولانے جنت البقیع کے پیچے بی بی کے لئے پہلا عزادار خانہ بنایا جہاں صبح کے وقت میری شزادی جاکر رویا کرتی تھی۔

دوہستیاں اپنی دنیا میں الہی گزری ہیں جو اپنی جوانی میں ہی بوڑھی ہو گئی تھیں ایک بی بی فاطمہؓ جن کی عمر صرف اٹھارہ سال سے بھی کم تھی مگر مصالاب و آلام نے ان کو لاٹھی لے کر چلنے پر مجبور کر دیا تھا اور دوسرے امام زین العابدینؑ جن کو ۸ ربیع الاول سن ۴۲ ہجری کوں

کہ کچھ محمد ححفیہ بھی پچان نہ کہتے بوڑھے نظر آرہے تھے کہ پچانے بھتیجے سے پوچھا میرا بیٹا سید سجادؑ کہاں ہے۔

بی بی خود فرماتی ہیں کہ میرے بابا کی رحلت کے بعد مجھ پر وہ مصالاب پڑے کہ اگر وہن پر پڑتے تو سیاہ رات ہو جاتے اور اگر پھر پڑتے تو وہ پھٹکل کر پانی ہو جاتا۔ جب اس ماہ جمادی الثانی کی تین تاریخ آتی تو بی بی نے محسوس کیا کہ اب موت قریب ہے۔ اپنی سب سے زیادہ بھروسے والی کنیز سے کہا اب میری موت قریب ہے ذرا الاحسنؑ کو بلا لاد۔ امامؑ آئے تو فرمایا میں کچھ وصیت کرنا چاہتی ہوں اور ان میں سے خاص وصیت یہ تھی کہ دشمنان رسولؓ میں سے کوئی بھی میرے جہازے میں نہ آئے اور میری تجویز و تکفین کیجئے گا چاہے وہ دن کا وقت ہو یا رات کا وقت۔

الحضرت بی بی نے نصف شب کو انتقال کیا۔ مولانے اسی وقت غسل دیا اور غسل کے دوران علی نے ایک جنگ ماری۔ بعد میں کسی نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میری نظر فاطمہؓ کے شکستہ پھلو پر پڑی جس پر ایک ظالم کے درے کے نشان تھے۔ پھر جہازہ تیار کر کے بھروسی شاخوں کی مشعل بنائی اور رات کی لیکنکی میں جہازہ اٹھایا گیا۔ جس طرح رسولؓ کے جہازے میں چند لوگ تھے اسی طرح جناب فاطمہؓ کا جہازہ اٹھائے کے لئے بھی کافی لوگ نہ تھے۔ آپ کا جہازہ رات کی تاریکی میں اٹھا۔ مگر باتے افسوس جس کی ماں کا جہازہ رات کو اٹھایا گیا اس کی بیٹیوں کو کوڑ دشام کے بازاروں میں نتھے سر پھرایا گیا۔ آگے آگے ایک منادی مددیتے جاتا تھا۔ اے لوگو۔ یہ رسول کی بیٹیاں ہیں۔ قید کر کے لائی گئی ہیں۔ جن کو ان کا تماد و دیکھتا ہے آجائے لعنة اللہ علی قوم الظالمین۔ رہنا قبل مذاکہ انت السعی الحلم۔

۱۵ جمادی الاول سنہ ۳۴ھ ولادت امام زین العابدین

آج کی رات ہم اس امام کا جشن ولادت منا رہے ہیں جس سے بڑا دنیا میں سجدہ کرنے والا پیدا ہی نہیں ہوا۔ لقب سید الساجدین ہوا۔ عبادت کا یہ عالم کہ ذین العابدین کھلانے اور ماشا اللہ بڑے بڑے حسینؑ کے عزادار بیٹھے ہیں۔ لیکن یہ کون تھا جس نے ۳۰ سال تک حسینؑ مظلوم کی عزاداری کی۔ کہا امام جماؤ سے بڑا کوئی عزادار ہو گا۔ چالیس سال تک اپنے بابا کو روئے رہے۔ بازاروں میں گزرتے تو قصائی اپنے گوشتوں پر کپڑا ڈال دیتے تھے۔ پھر بھی امام کسی بھی سوال کر لیا کرتے تھے۔ ”کہ اے بھائی۔ یہ بتا کہ تو نے اس جانور کو فتح کرنے سے پہلے پانی پلا دیا تھا۔“ اور اگر کوئی کہتا کہ ہاں مولا۔ ہم مسلمان ہیں یہ کہے ہو سکتا ہے کہ ہم جانور کو پیاسا فتح کریں۔ امامؑ ایک آہ سرد بھرتے اور رکھتے وہ کہیے مسلمان تھے جنہوں نے میرے بابا کو پیاسا فتح کیا۔ میرا مقصد مجلس پڑھنا نہیں مگر کیا کروں جب بیمار امام کا ذکر ہوتا ہے تو وہ مصائب ہی مصائب سے پر زندگی نظر آتی ہے۔ امامؑ کی والدہ جناب شربانوؓ امیران کے بادشاہ یزد جرد کی بیٹی تھیں۔

تران کا پرانا نام رے تھا جس کی گورنری کے نام راد خواہ شرمند عمر سعد اور شر تھا۔ میں سے یزد جرد بھاگا تھا مگر اس کی ۲ بیٹیاں چھوٹ گئی تھیں اور یہ شربزادیاں گرفتار ہو کر لائیں گئیں۔ ان کی دو تکریزیں ساتھ تھیں ایک کا نام شیرین اور ایک کا نام ہمند۔ دونوں کا ذکر آپؑ ذاکرین اور مرثیہ خوانوں سے سنتے رہتے ہیں۔ لجب شربزادیاں مدینہ پہنچنی۔ تو سارا مدینہ ٹوٹ پڑا۔ کچھ تاریخیں علیؑ کا زمانہ بتاتی ہیں کچھ عمر کا زمانہ۔ علیؑ کو یہ منظر دیکھ کر جلال آگیا۔ لوگوں کا مجمع ہٹایا۔ اور فرمایا۔ اے لوگوں۔ ایک علم کی اور دوسرے شریف گھر ان کے آبرو مند لوگوں کی عزت و احترام کرو۔ اس وقت بی بی شربانوؓ فارسی میں کچھ کہا۔ مجمع نے کہایا علیؑ۔ دیکھو یہ حسینؑ گالی دے رہی ہے۔ فرمایا تھیں۔ تمیں فارسی نہیں آتی۔ یہ کہہ رہی ہے۔ خدا وقت کرے خسرو پر ویر پر جس نے رسولؐ کا خط پارا پارا کر دیا تھا اور جس کی وجہ سے ہم گرفتار ہوئے۔

جب مجمع کچھ کہ ہوا تو امامؑ نے فرمایا۔ ہم تم کو آزاد کرتے تم جس کو چاہو اپنے لئے منتخب کرلو۔ سجناب شربانوؓ امام حسینؑ کا منتخب کیا اور بتایا کہ یہ چھڑ میں نے پہلی دفعہ نہیں دیکھا بلکہ میرے خواب میں شربزادیؓ کو نین سیدۃ النساء العالمین آئی تھیں اور انہوں نے اپنے بابا رسولؐ خدا کا مجھ سے تعارف کرایا تھا اور یہ میں نے اسلام قبول کیا تو خاتون جنت نے اپنے بیٹے کا تعارف کرایا۔ اللہ کے رسولؐ نے میرا نکاح پڑھایا اور ہم اپنی خوشی سے قید ہوئے۔ قید ہمارے بیلہ تھامیںے شوہر تک پہنچنے کا۔ چنانچہ بی بی شربانوؓ امام حسینؑ کی زوجیت میں آئیں اور خدا وند عالم نے ایک سال بعد آپؑ کے بطن سے وہ فرزند عطا کیا جو ہمارا چوتھا امام ہے۔ سید الساجدین کھلایا۔ زین العابدین کھلایا۔ بیماراء کر بلا کھلائے۔ واقعہ کر بلا کے بعد لاوارثوں کے وارث بنی۔ آپؑ کی ولادت کے بعد ہی آپؑ کی والدہ جناب شربانوؓ کا انتقال ہو گیا اور آپؑ کو آپؑ کی پھوپھی جناب نسب علیاءؓ نے پالا۔ بی بی زینب کے گھر کی دیوار امام حسینؑ کے گھر سے ملی ہوئی تھی۔ یہ بی بی زینبؓ کی تھیں جنہوں نے حسینؑ کے دونوں بیٹوں کو ایسا پلاکہ علیؑ اکبرؓ تو بی بی زینبؓ کے ہی بیٹے مشور ہو گئے تھے۔ کوئی شجاعتا تھا کہ یہ حسینؑ کے بیٹے ہیں۔

اوہر مولائے کائنات نے یہ حکم دیا کہ دیکھو اس بچے کے جسم میں شمشایی خون ہے لہذا اس کے لئے نرم گدے کا بستر پھایا جائے۔ اور جب امام زین العابدین علیہ السلام چلنے پھرنے لگے تو امیر المؤمنینؓ نے حکم دیا کہ جب یہ بچہ گھر میں ہو تو کسی مستور کے سر سے چادر نہ ہے۔ شاہی غیرت ہے گوارا کر کے گی۔ یمارے اس امام کو تین معصوموں کی تربیت کا شرف حاصل ہوا۔

لاوارثوں کے وارث اس امامؑ کا ایک واقعہ تایمیخ میں ملتا ہے کہ سرویوں کے دن تھے۔ مدینہ کی سر دیاں۔ اور آدمی رات کا وقت۔ سخت بارش ہو رہی تھی۔ مدینہ کی سڑکیں کچی تھیں۔ پہلی صدی کامدینے۔ روشنی کے بلب پر بختنہ سڑکیں۔ اس پر موسلادہ بار بارش۔ ایسے وقت میں وہی نکل سکتا ہے جسے بہت سخت منوری کام ہو۔ ایک صحابی نے دیکھا کہ امامؑ اپنے کندھوں پر ایک بوری اٹھائے بارش میں چلے جا رہے ہیں۔ وہ شخص آگے بڑھا لیکن اس نے مولا سے کہا ہو گا کہ یہ وزن میں اٹھالیتا ہو آپ اس وقت اتنے اندھیرے میں کہاں جا رہے ہیں۔ امامؑ نے فرمایا۔ میں مسافرت کی حالت میں ہوں اور اپنا سامان سفر لے کر چل رہا ہوں۔ وہ شخص یہ سوچ کر کہ مولا سفر پر گئے ہیں۔ تین دن کے بعد آپؑ کے پاس حاضر ہوا تو امام نے سوال کیا تھا متن دن سے کہاں تھے۔ کہنے لگا۔ مولا آپؑ ہی نے تو فرمایا تھا۔ آپ حالت سفر میں ہیں۔ میں سمجھا کہ تم از کم تین دن تو لگ ہی جائیں گے۔ امام نے فرمایا میں نے چھجھ کہا تھا مگر وہ یہاں نیاوی سفر نہ تھا۔ میں تو آخرت کے سفر کی بات کر رہا تھا۔ اس شخص نے سوال کیا۔ مولا پھر آپؑ کے کندھوں پر جو بوری تھی اس میں کیا تھا۔ فرمایا۔ اسمیں ہنی سعادت کے محلے تیمیں پھوپھوں کے لئے کھانے پینے کا سامان۔ ”کچھ درہم دینار اور کپڑے تھے۔“ اور اس بات کا علم لوگوں کو اس وقت ہوا جب ۲۵ محرم کی صبح میرے چوتھے امام زین العابدینؓ نے اس دنیا سے رخصت کی۔ اپنے بچوں کے لئے یہ مضمون لکھا گیا۔ ستر یاض۔ ۸ ستمبر ۱۹۹۹ء

اے باع عسکریؑ کے مقدس ترین پھول
اے کعبہ۔ فروع نظر قبلہ اصول
آہم سے کر خراج دل و جان کبھی قبول
تیرے بغیر ہم کو قیامت نہیں قبول

دنیا شہ مال وزرائے وزارت کے واسطے
ہم جی رہے ہیں تیری زیارت کے واسطے

مسعود رضا خاکی مر حوم کی رباعیاں
ساایہ ذوالجلال کھتے ہیں حاکم بے مثال کھتے ہیں جو ہے اس دور کا امام اے
محمود کھتے ہیں

جاح غیب میں جو ایک امام باقی ہے
اسی سے دین محمد کا نام باقی ہے
بتار ہاہے کتاب خدا میں سورۃ قدر
خدا سے ربط سلام و پیام باقی ہے

امام عصر جو ہیں صاحب زمانہ ہیں
خدائے پاک کی وہ آیت یگانہ ہیں
خدا کے حکم سے ہیں وہ جاح میں خاکی
ہم ان کے حلقہ گلوشون میں خاتما ہیں

جناب نوح سے بھی بڑھ کر حیات ان کو ملی
جو خضر نے بھی نہ پائی وہ بات ان کو ملی
خدا ہے قادر مطلق یہ بندہ مخصوص
اسی سے سلطنت اکائیں ان کو ملی

جو ان کے ہیں بہت ذی شعور ہوتے ہیں
ہوا حرث کے چکر سے دور ہوتے ہیں
مجال کیا جو کسی غیر سے سوال کریں
غلام ان کے بہت ہی غیور ہوتے ہیں

حمد پروردگار کرتے ہیں ذکر یہ بار بار کرتے ہیں جو ہے ہمنام مصطفیٰ بنخدا
اس کا ہم انتظار کرتے ہیں

ہمارے حال پر لطف و کرم فرماتو سکتے ہیں مثال طور وہ اپنی جھلک دھکلاتو سکتے ہیں
اگر ان کو تکلف ہے کوئی محفل میں آنے سے وہ جب چاہیں جہاں چاہیں ہمیں بلواتو سکتے ہیں
((((()))))

آج تاثیر دعائے سحری دیکھیں گے روشنی بھیلے گی اثناء عشري دیکھیں گے
جس کے درسے سند ملتی ہے جنت کے لئے
علم کے شر کی وہ بارہ دری دیکھیں گے

نذرِ صاحب الزمان

اے باع عسکریؑ کے مقدس ترین پھول
اے کعبہ - فروع نظر قبلہ اصول
آہم سے کر خراج دل و جان سمجھی قبول
تیرے بغیر ہم کو قیامت نہیں قبول
دنیا شہ مال وزر اذ و زارت کے واسطے
ہم جی رہے ہیں تیری زیارت کے واسطے

یہ رباعیاں اپنے بچوں کے لئے جمع کی
طالب دعا ستر ۱۹۹۹ (PAGE COMPOSER FORMAT)

طالب دعا
حیدر نذر عباس